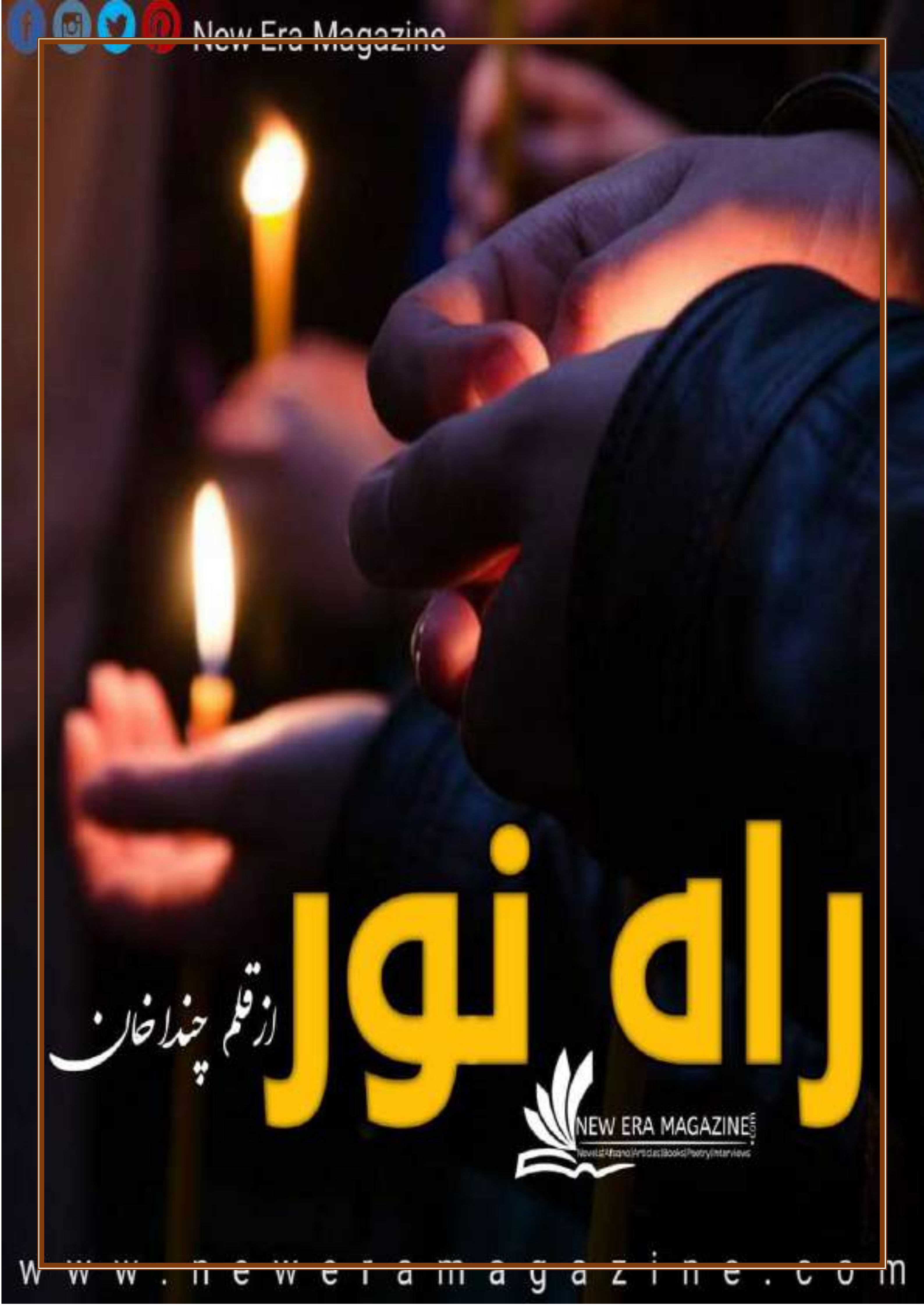
New Era Magazine
راہ نور
از قلم چندا خان
NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

راہِ نور

از چندا خان

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

رات تاریکی میں ڈوب چکی تھی تارے آسمان پر ٹمٹمار ہے تھے۔۔۔

۔سردی کا موسم بھی ابھی مکمل شروع نہیں ہوا تھا مری کے پہاڑوں پر ابھی برف جمنی شروع ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کے کمرے کی لائٹ اب بھی جل رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائٹ سوٹ میں ملبوس بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں بڑی نفاست سے باندھے جس میں سے کچھ لٹیں چہرے پر اٹھکیلیاں کھیلتی اس کے گالوں کو چوم رہیں تھیں...

اس کے ارد گرد کتابوں کا ہجوم لگا پڑا تھا اور وہ اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھولے اپنے ایک ہاتھ سے جلدی جلدی لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کرتی اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے پین

سے جلدی جلدی کتاب پر لکھنے لگتی

پھر لیپ ٹاپ میں منہ دیئے بیٹھی رہتی...

"بیٹا نور اب تو سو جاو کتنا پڑھو گی؟؟"

دروازہ کھولتے ہوئے نسیمہ بیگم چائے کا مگ لے کر اندر داخل ہوتی ہیں

نور مگ پکڑ کر شکریہ ادا کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

بس امی ہو گیا آپ سو جائیں نا جا کر میں بھی بس لاسٹ کوشش سولو کر رہی ہوں....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نسیمہ بیگم اس کے روم کے پچھلے دس چکر لگا چکی تھیں اور نور کا ہر بار ایک ہی جواب ہوتا تھا۔۔۔۔

تو اس بار وہ اسے ٹیڑھی نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولیں.....

"اب آخری دفعہ ہے نور اب میں آوں تو کمرے کی لائٹس بند ہونی چاہیں"

Ok MoM....

کہتے ہوئے وہ پھر اپنی کتابوں میں منہ دے کر پڑھنے لگی....

اگلے دن اس کا (M.com) کا آخری پیپر تھا تو وہ اسی کی تیاری میں لگی تھی...

باہر تیز ہوائیں چل رہیں تھیں جس کی وجہ سے اس کی کھڑکی پر لٹکا ڈریم کیچر ہوا میں گیت گانے لگتا ہے...

اچانک وہ اس آواز پر متوجہ ہوتی ہے اور کھڑکی پر لٹ کے ڈریم کیچر کے پاس جا کر دور آسمان پر نظر آتے آدھے چاند کو دیکھنے لگتی ہے دیکھتے دیکھتے وہ خوابوں کی دنیا میں گم...

آنکھوں کے سامنے کچھ دھندلاتا ہے، کوئی یاد آتا ہے۔۔۔۔

""""اذلان یہ مجھے دے دو نا؟""""

وہ دونوں اذلان کی (window) کے سامنے کھڑے تھے جہاں اس کا ڈریم کیچر لٹکا ہوا تھا...

سامنے سمندر کی ہواؤں کے ساتھ وہ بھی گیت گا رہا تھا...

سمندر کی لہریں ان کا گیت سن کر ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ ہو رہیں تھیں...

نہیں نور تمہیں معلوم ہے نہ میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں؟

"مجھ سے بھی زیادہ اذلان؟۔۔۔۔"

۰۰ (کوئی جواب نہیں) ۰۰

نور تم جانتی ہو نہ مجھے رات میں جب بھی کوئی (baddream) آتا ہے، تو میری آنکھ کھلتے ہی میری نظر سیدھا میرے (window) پے لگے ڈریم کیچر پر جاتی ہے...

"میری (window) سے آتی ڈریم کیچر کے گیت کی آواز اور سامنے آسمان پر گھورتا ہوا چاند اور اس کے نیچے سمندر کی لہروں کی آوازیں سن کر میں اپنا ڈریم بھول جاتا ہوں..."

"مجھے سب معلوم ہے یہ بھی کہ یہ ڈریم کیچر تمہارے ماموں نے تمہاری ٹینتھ پر تھ ڈے پر استنمبول سے لا کر گفٹ کیا تھا جب تم اپنے (bed dream) کی وجہ سے بہت (upset) رہتے تھے..."

تو پھر بھی تم مجھ سے مانگ رہی ہو نور؟؟

"یونو کہ میں اس کا کتنا خیال رکھتا ہوں!"

"ٹھیک ہے مجھے نہیں چاہیے میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔"

وہ ہمیشہ کی طرح غصہ میں منہ بناتی ہوئی روم سے باہر چلی گئی۔۔

www.neweramagazine.com

اگلے ہی لمحے اس کے سامنے ایک اور یاد ابھرتی ہے ۔ ۔ ۔

نور! اذلان تمہیں اپنے روم میں بولا رہا ہے ۔

جاو مل آؤ جلدی میں اور بابا کار میں ویٹ کر رہے ہیں تمہارا جلدی مل کر آجاؤ ۔

نہیں مام میں اس سے نہیں ملنا چاہتی ۔ ۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ چلیں کار میں، میں اپنا بیگ لے کر آئی ۰

وہ کہتے ہوئے سیڑھیاں چھڑنے لگتی ہے...

جیسے ہی روم میں داخل ہوتی ہے سامنے اذلان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

"تم مجھ سے ملے بغیر جا رہیں تھیں نور؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہیں اس کا جواب اچھی طرح معلوم ہے اذلان..."

"ہمم مجھ سے زیادہ اچھی طرح سے جان بھی کون سکتا ہے بھلا؟؟"

"تم نہیں چاہتیں کہ تمہارے سامنے میں (upset) ہوؤں ہیں نہ؟"

اسی لیے نہیں ملیں نہ؟

..ہمم..

(ادھورے سے جواب کے بعد مکمل خاموشی)

پھر بھی تم میرے سامنے آگئے نہ اذلان ہاں وہ تمہیں "ایک چیز دینی تھی مجھے"...

کیا؟

"اور کچھ دکھانا بھی تھا"...

کیا؟

گیس کرو،

ارے بتاو نہ اذلان دیر ہو رہی ہے...

اچھا بتاتا ہوں صبر تو کرو اچھا پہلے بتاؤ جو دینا تھا وہ دوں یا جو دکھانا تھا وہ دیکھاؤں؟

اچھا پھلے دیدو کیا دینا ہے؟

.. ممممم ..

یہ لو...

اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت سا چاندی کے رنگ کا ڈریم کیچر تھا اور اس کے نیچے موتیوں کی لڑیاں بہت خوبصورتی سے لٹکی ہوئیں تھیں...

جو کہ تیز ہوا کے باعث ایک دوسرے سے ٹکرا کر ہوا میں گیت گانا شروع ہو گیئں تھیں...

مگر اذلان!

یہ مجھے کیوں دے رہے ہو تم؟؟؟

" تمہیں تو یہ بہت پسند ہے" اور " ویسے بھی میں اس کا کہاں اس طرح خیال رکھ سکتی ہوں جیسے تم رکھتے ہو"...

سب سے پہلی بات نور" میں اس پوری دنیا میں صرف تم سے ہی سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں اور کسی سے بھی نہیں"...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اینڈ سیکنڈ! "تم سے زیادہ اچھے سے اس کا خیال تو کوئی رکھ بھی نہیں سکتا میں بھی نہیں"...

مگر میں تو اپنی چیزوں کا بھی خیال نہیں رکھ پاتی انھیں رکھ کر بھول جاتی ہوں تو اس کا کیسے؟؟؟

مجھے تو سب ویسے بھی "پھوہڑ" کہتے ہیں...

جانتا ہوں میری "پھوہڑ چندا"...

"وہ دانت نکال کر بولتا ہے جبھی تو میں اپنی پھوہڑ چندا کو دے رہا ہوں..."

اور ویسے بھی میرا ماننا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" جسے لوگ پھوہڑ کہتے ہیں نہ وہ ہی اصل طریقہ سے سونے کو سنبھال کر رکھ سکتا ہے

..."

اس لیے خود کو میری نظروں سے دیکھا کرو میری چندا(chanda) پھر

دونوں زور سے ہنسنے لگتے ہیں ۰ ۰

1

اچھا اب جلدی دیکھاؤ کیا دیکھانا تھا؟؟

جی میڈم یہ وہ ہنستا ہے اور اس کے گال پر ایک گہرا "ڈیمپل" نمودار ہوتا ہے...

جس کو دیکھ کر نور خوشی سے چہک جاتی ہے اور کہتی ہے اوففففف اسکو تو سب سے زیادہ مس کرنا ہے میں نے ...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذلان ناٹک کرتے ہوئے، ”تو کیا مجھے نہیں کرو گی 😑 ؟؟"

نور ناک چڑاتے ہوئے ”نہیں ڈمپل تو میرے پھوپپا کا ہے نہ"...

جی نہیں پھوپا کا نہیں "آپ کے پیارے اذلان کا ہے "

ایک بار پھر ڈیمپل شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ نمودار ہوتا ہے 😉 ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایک گہرا سانس خارج کرتی ہے اور ڈریم کیچر کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولتی ہے،...

صحیح کہتا تھا وہ؛

"ہاں بس یادیں ہی تو رہ جاتیں ہیں"(!!):

اپنے روم کی لائٹ بند کر کے وہ بستر پر سونے لیٹ جاتی ہے...

مگر وہ جانتی تھی نیند کا تو دور دور تک کوئی اتا پاتا نہیں ہونا تھا ...

ہونہہ یہی تو ہوتا تھا ہمیشہ اس کی یادوں کے ''ساتھ وہ تنہاں رہ جاتی تھی"

پہاڑوں پر جمی برف اب بھی ویسے ہی لدی ہوئی تھی ...

پرندوں کے چہکنے کی آوازیں فضا میں جھوم کر صبح کے منظر کو خوبصورت بنا رہیں تھیں سورج آدھا سر پر آگیا تھا ...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جلدی جلدی اپنی کتابیں بستے میں ڈال رہی تھی سفید رنگ کی پیروں تک آتی لمبی سیدھی قمیز اس کے نیچے سے سفید تنگ پجامہ اپنی نمائش کرنے کے لیے قمیز کے نیچے سے جھانک رہا تھا لمبی قمیز کی تنگ آستینیں کلائیوں کو چھپائے ہوئے تھیں اس کے بھورے لمبے بال کمر سے نیچے کو اپنی ہی دھن میں جھول رہے تھے ..

لال اور سفید رنگ کا چندری کا دوپٹہ اس نے اپنے بائیں کندھے پر ڈال رکھا تھا ..

اس کی سفید رنگت صبح کے پھول کی طرح کھلی ہوئی تھی چہرے پر بغیر کسی نقش و نگار کے اس کا چہرا کھل رہا تھا...

آنکھوں میں گیہرا کاجل لگا تھا جس سے اس کی درمیانی (hazil colour) کی آنکھیں بڑی خوبصورت لگ رہیں تھیں...

باہر سے نسیمہ بیگم اسے ناشتہ کے لیے آوازیں دے دے کر ہلکان ہو گئیں تھیں

سکندر صاحب" !رات بھر آپ کی بیٹی جاگتی رہی تھی پڑھے جارہی پڑھے جارہی دس چکر لگائے اس کے کمرے کے تب جاکر سوئی "

بس بہت ہو گیا اب آخری پیپر ہو جائے گا اس کا تو" کوئی رشتہ تلاش کروں گی اور ہاتھ پیلے کر دوں گی میں اس کے اب "

"بس امی آپ کو تو میری شادی کی پڑی ہے ..."

پیچھے سے آتے ہوئے نوران کی آواز سن لیتی ہے جس کی وجہ سے وہ غصہ میں آگ بگولہ ہو جاتی ہے۔۔

"جب پتہ ہے نہیں کرنی مجھے شادی تو کیوں نام لیتی ہیں آپ بار بار شادی کا‘‘؟ 😬

"پتا نہیں ہمارے یہاں لڑکیوں کے جوان ہوتے ہی اس کی شادی کی فکر کیوں لگ جاتی ہے""

ویسے بھی ابھی مجھے بہت پڑھنا ہے...

"اچھا ابو دعا کیجیے گا"

کہتی وہ باہر کی طرف چلی جاتی ہے۔۔۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا خیال سے جانا اچھے سے پیپر دینا اللہ حافظ """

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر نسیمہ بیگم سکندر صاحب سے...

بس ایک" ہی ضد پر اڑی ہے آپ کی بیٹی سنتی ہی نہیں"

ارے نسیمہ بیگم جوان بچی ہے ضد تو کرے گی نہ اور آپ کو کیا ضرورت تھی صبح صبح

شادی کی بات چھیڑنے کی؟؟

بسس آپ تو ہمیشہ اسی کی حمایت میں بولنا میں تو پاگل ہوں ۰۰

کہتی وہ کچن میں چلی جاتی ہیں...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوپہر کے تین بج رہے تھے جب نور گھر میں داخل ہوتی ہے کیسا ہوا بیٹا پیپر؟

وہی عادتن جواب جس کی انہیں توقع تھی" اچھا ہوا"

اتنا کہتی اپنے کمرے کی طرف چل پڑتی ہے ۔

بیٹا کھانا تو کھالو ناشتہ بھی نہیں کرا تھا تم نے صبح، پیچھے سے نسیمہ بیگم اسے مخاطب کرتی ہیں ۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں امی ابھی سونا ہے مجھے بہت نیند آرہی ہے اٹھ کر کھاؤں گی ۔ ۔

اپنے کمرے میں آکر بیگ سائڈ ٹیبل پر رکھ کے دوپٹہ بیڈ پر ڈالتی ہوئی بالوں کو جوڑے میں باندھ کر واش روم کی طرف چل پڑتی ہے پھر چینج کر کے بستر پر آکر خوابوں کی دنیا میں گم ہو جاتی ہے ۔

شام کے چھ بج رہے تھے جب وہ نیند کی دنیا سے بیدار ہو کر فریش ہو کے نیچے لاونج میں آتی ہے ۰ ۰

وہاں پہلے ہی نسیمہ بیگم اور سکندر صاحب بیٹھے چائے پی رہے تھے مہرون رنگ کی کھلی سیدھی گھٹنوں تک آتی قمیض اور بلیک ٹراؤزر میں ملبوس بالوں کو سیدھی اونچی پونی میں قید کیے وہ ان دونوں کے ساتھ آکر بیٹھ جاتی ہے ...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے بیٹھتے ہی نسیمہ بیگم ایک دھماکہ کرتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہفتہ تمھارے "خالد ماموں کی بیٹی فاطمہ کی شادی ہے ہمیں اسی ہفتہ کراچی جانا ہے "

کراچی کا نام سنتے ہی اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور وہ غصہ میں کہتی ہے ۰۰

امی !"آپ کو پتا ہے نہ میں کراچی نہیں جاؤں گی تو کیوں بات کر رہی ہیں آپ مجھ سے اس بارے میں کیوں امی "؟؟

بیٹا سمجھا کرو ہم خاندان کی کتنی شادیوں میں نہیں گئے۔ صرف تمہاری ان ضدوں کی وجہ سے لیکن بیٹا اب جانا پڑے گا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارے اکلوتے ماموں ہیں ان کی سب سے بڑی بیٹی کی شادی ہے ...

ہم نہیں ہوں گے تو لوگ دس باتیں بنائیں گے...

امی آپ اور بابا چلے ،، جائیں "میں یہاں اکیلے رہ لوں گی۔۔

نہیں میں تمہیں یہاں اکیلے نہیں چھوڑ سکتی اور یہاں کوئی ہمارا جاننے والا بھی نہیں اسی لیے تم ساتھ چلو گی نہیں امی میں نہیں جاؤں گی بول دیا میں نے۔۔۔۔۔

بسسسسس

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہتی وہ تیز تیز قدم سیڑھیوں پر رکھتی اپنے روم میں چلی گئی

روم میں جا کر دروازہ کی زور سے بند کرنے کی آواز نیچے لاونج تک آتی ہے جہاں نسیمہ بیگم اور سکندر صاحب بیٹھے ہوئے تھے دونوں کے درمیان مکمل خاموشی چھا گئی تھی ۔۔۔۔۔۔

نور وہیں اسی جگہ پر اپنے ڈریم کیچر کو ہاتھوں سے پکڑے سامنے آسمان پر نیلا ہٹ پھیلتے دیکھ رہی تھی اور وہیں بہت دور کوئی اس کے وجود میں ہی زور زور سے چیخ رہا تھا ۔۔۔۔۔۔

یادوں کا درخت پھر سے ہرا بھرا ہو گیا تھا ...

۔

نور جلدی پیکنگ کر لو ہمیں ابھی اور اسی وقت کراچی کے لیے نکلنا ہے چلو جلدی

مگرامی ہوا کیا ہے؟

ابھی ایک ہفتہ پہلے تو آے ہیں ہم اب اچانک کیوں جانا ہے؟

اور ویسے بھی کل سے میرا کالج شروع ہے تو ہم کیوں جا رہے ہیں؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا باتیں کرنے کا وقت نہیں تم جلدی اپنی ضروری چیزیں رکھ لو تمہارے ابو آتے ہوں گے آفس سے

باہر ہارن کی آواز پر وہ دوڑ کر دروازہ پر جاتیں ہیں اور نور ہکا بکا کھڑی ان کی اس حرکت کو دیکھ رہی ہوتی ہے

وہ فلائٹ میں پچاس بار اپنی ماں اور باپ سے اچانک جانے کی وجہ پوچھ چکی تھی مگر ان کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اس کی بے سکونی اور بڑھ جاتی تھی...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں پہنچ کر جو منظر وہ اپنے سامنے دیکھتی ہے وہ وہیں کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے---

اگر آسمان پھٹ جاتا زمین دو ٹکڑے ہو جاتی تو وہ اف تک نہ کرتی مگر جو شخص اس کے سامنے سفید کفن میں تھا وہ منظر اس کے لیے ان سب سے بھی زیادہ تکلیف دہ تھا...

اس کا دل چاہا کاش جو شخص سامنے زمین پر سفید کفن میں لپٹا پڑا ہے وہ بھی اس کے ساتھ لیٹ جائے

۔۔۔ کاش ۔۔۔

مگر افسوس ایسا نہیں ہو سکتا تھا؛

" قدرت پر بھی کسی کا زور چل سکا ہے بھلا"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور کے جانے کے ایک ہفتہ بعد اذلان کو استنبول جانا تھا

اپنے ماموں کے پاس رہ کر وہ اپنی آگے کی پڑھائی باہر سے کرنا چاہتا تھا اس نے نور کو بھی کہا تھا جب تمھارا انٹر ہو جائے گا تو تم میرے پاس آجانا وہاں میرے ساتھ پڑھنا ہم دونوں ایک ساتھ بہت سارا پڑھیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذلان اور نور میں دو سال کا فرق تھا اذلان کا انٹر ہو گیا تھا اور اس نے پورے سندھ میں ٹاپ کیا تھا ۔۔۔۔۔۔۔

اسے گریجویشن باہر جا کر کرنی تھی اذلان کو باہر کی پڑھائی بہت پسند تھی۔۔۔۔۔

اس کا کہنا تھا کہ پاکستان کی پڑھائی بچوں والی ہے میں تو باہر پڑھوں گا ۔۔۔۔۔

مگر ان کو کیا پتا تھا ان کی قسمت میں یہ جدائی جسے وہ چند سال کی دوری سمجھ رہے تھے وہ ان کے لیے زندگی بھر کی جدائی کا روگ بن جائے گی۔۔۔۔۔۔۔

جس فلائٹ سے اذلان استنبول جا رہا تھا وہ پلین کریش ہو گیا تھا اذلان اس دنیا سے دور کوسوں دور دوسرے جہان میں چلا گیا تھا جہاں سے واپس آنا بہت مشکل تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذلان اور اس کی چندا ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تھے اور یہ ان کے بس میں نہیں تھا کہ وہ اس جدائی کو روک پاتے...

نور کو اب اذلان کے بغیر زندگی گزارنی تھی اور یہ اس کے لیے بہت بہت بڑی آزمائش تھی...

اور یہی تو ہوتا آیا ہے ہم سب کے ساتھ...

**ہمیں ہمیشہ اسی چیز سے آزمایا جاتا ہے جس سے ہم سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں **

اور یہی ہوا اذلان اور اس کی چندا کے ساتھ بھی...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہیں بھی آزمایا گیا اب دیکھنا یہ تھا کہ اذلان کے بغیر اس کی چندا اس دنیا میں کیسے رہتی ہے؟

اس شخص کے بغیر جو اسے تن تنہاں چھوڑ کر چلا گیا تھا...

جو اسے سب سے زیادہ حوصلہ دیتا تھا۔۔۔۔۔

اسے سمجھتا تھا اب کیا کرے گی وہ کس کے سہارے زندگی گزارے گی؟

انہیں سوچوں میں اس کا سر درد سے پھٹنا شروع ہو گیا تھا ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چیخنا چاہتی تھی چلانا چاہتی تھی مگر افسوس اس کی آواز بھی آج اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی...

اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا وہ زیادہ دیر خود پر قابو نہیں رکھ سکی اور وہیں زمین پر جا گری

خوابوں کی دنیا سے وہ باہر آچکی تھی اس کا چہرہ آج بھی اسی طرح آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا...

آج بھی اس کے آنسو بنا آواز کے اس کا چہرہ تر کر چکے تھے...

سامنے آسمان بلکل صاف ہو گیا تھا وہ پتا نہیں کتنے ہی گھنٹے یہاں ایسے کھڑی اذلان کی یادوں میں گم رہی اسے احساس تک نہ ہوا ۰۰

اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے وہ خود کو ایک فیصلہ لینے کے لی ئے رضامند کر چکی تھی ۔

"امی میں تیار ہوں آپ بتادیں کب جانا ہے ؟"

بیٹا سچ ؟

جی امی کہتی وہ اپنا چائے کا کپ اٹھاتی کچن سے باہر نکل جاتی ہے ۔۔۔

نسیمہ بیگم ناشتہ کی ٹرے لے کر ڈائننگ ٹیبل پر لاکر رکھتی ہیں جہاں سکندر صاحب اور نور پہلے سے بیٹھے تھے...

نسیمہ بیگم سکندر صاحب سے مخاطب ہوتیں ہیں...

سنیں آج میں اور نور بازار جائیں گے آپ پرسوں کی ٹکٹ کروالیں پھر ہم تینوں کی، ..

جی اچھا بیگم سرکار اور کوئ حکم آپ کا غلام حاضر ہے سکندر صاحب خود کو جورو کا غلام دیکھاتے ہوئے کہتے ہیں ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوپہر کا وقت تھاجب نسیمہ بیگم نوراور سکندر صاحب کراچی پہنچے تھے ۔

ان کو لے نے خالد صاحب)نسیمہ بیگم کے بھائیؑ(کا ڈرائیور آیا تھا...

ان کی گاڑی جب خالد صاحب کے پورچ میں رکتی ہے توان کے استقبال کے لیے خالد صاحب ، انکی بیوی طیبہ،انکی بڑی بیٹی فاطمہ اورانکی چھوٹی بیٹی جہاں آرا موجود تھے...

تھوڑی بہت رسمی الفاظوں کے تبادلوں کے بعد سب اندر گھر میں داخل ہوتے ہیں ...

ڈرائنگ روم میں بیٹھے سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف نظر آرہے تھے

اور وہیں نور سب سے خاموش گم صم بیٹھی کسی گھری سوچ میں ڈوبی تھی...

پیچھے سے کوی اسے آوازیں دے رہا تھا نور باجی...

نور باجی ..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہڑ بڑا کر ادھر ادھر دیکھتی ہے اُس کی اس حرکت کو جہاں آرا کے علاوہ کوئ نہیں دیکھتا ..

نور آپی چلیں میں آپ کو اپنا گھر دیکھاتی ہوں پورا

"اور میری چھوٹی سی جنت بھی"

جہاں آرا نور سے چار سال چھوٹی تھی اور اسے نور شروع سے ہی بہت پسند تھی

وہ اس بات سے بہت خوش تھی کہ نور شادی میں کراچی آ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ نور سے باتیں کرتی ہوئی ڈرائنگ روم سے باہر آتی ہے اور نور بس ہوں ہاں میں جواب دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھول کر وہ دونوں باہر کی طرف جاتیں ہیں۔۔۔۔۔

دروازہ سے باہر نکلتے ہی گاڑیوں کی لمبی قطار لگی ہوی تھی اور بائیں جانب پھولوں کا وسیع باغ بنا ہوا تھا اس میں ہر طرح کے پھول بڑی نفاست سے لگے ہوئے تھے ایسا لگتا تھا اس جگہ چھوٹی سی جنت اُگی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" اور وہ سچ میں بھی کسی کی جنت ہی تھی"

وہ باغ جہاں آرا کا سجایا ہوا تھا اس میں ہر طرح کے پھول لگائے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جہاں آرا کی ایک چھوٹی سی جنت تھی وہیں ایک سفید رنگ کا جھولا لگا ہوا تھا ...

وہ بھی جہاں آرا نے بڑی محبت سے خالد صاحب سے بول کر بنوایا تھا خاص اپنے باغ کے لی ئے...

گھر کے اندر آتے ہی بائیں طرف ڈرائنگ روم تھا

وہاں کی ایک ایک چیز بہت قیمتی تھی جو خالد صاحب نے اپنے خون پسینے کی کمائی سے بنوائیں تھیں...

اور دروازہ کے دائیں طرف ایک چھوٹی سی لائبریری تھی جدھر کچھ کتابیں سجی ہوئیں تھیں...

باہر نکل کر سیدھا سامنے کی طرف کچن کا دروازہ تھا بہت خوبصورت اٹالئین سٹائل کچن بنا ہوا تھا ...

اس کے تھوڑے فاصلے پر سیڑھیاں بنی ہوئیں تھیں -----

سیڑھیوں سے اوپر جا کر لائین سے چھ کمرے تھے----

تین گیسٹ روم ایک خالد صاحب اور طیبہ بیگم کا روم اور ایک ایک فاطمہ اور جہاں آرا کا روم ۔۔۔۔۔

گیسٹ روم میں سے ایک روم جہاں آرا نور کو دیکھاتی ہے۔۔۔

وہ اندر آنا چاہتی ہے اس کے ساتھ باتیں کرنے کے لیے مگر نور اسے بہانا بنا کر کہتی ہے مجھے ابھی فرش ہونا ہے میں تھوری دیر میں نیچے آتی ہوں۔۔۔۔۔

اتنا کہ کر وہ جھٹ سے دروازہ بند کردیتی ہے اور اپنے کپڑے نکال کر واشروم میں گھس جاتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔

کپڑے چینج کر کے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو شیشہ میں ایک نظر اوپر سے نیچے تک دیکھتی ہے ...

لال رنگ کی فروک جو نیچے پاؤں تک آتی اس کے پیروں کو بھی چھپانے کی کوششوں میں تھیں.....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے نیچے لال رنگ کا چوری دار پجامہ خود کو چھپنے سے بچانے کی نا ممکن طور پر کوششوں میں تھا

اس کی تنگ آستینیں کلایوں کو چھپائے ہوئے تھیں اور کلایوں پر سفید موتیاں بڑی نفاست سے پروی ہوئی تھیں

اوپر گلے میں بھی سفید موتیوں کی لڑیاں ایسے ہی پروئی ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔

اُس کی جسمانی رنگت بھی بلکل صاف موتیوں کے جیسی چمکتی ہوئی تھی جس پر لال رنگ کا جوڑا کھل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چہرے پر کسی بھی قسم کی نقش و نگاری نہیں کی ہوئی تھی بس آنکھوں میں کاجل بھرا ہوا تھا جو اس کی خوبصورت آنکھوں کے ذریعہ کسی کا بھی قتل کرنے کے لیے کافی تھا اور اپر سے سرخ جوڑا اس کے وجود کو اور چار چاند لگا نے میں کامیاب ہو رہا تھا...

کسی یاد کو سر سے جھٹکتے ہوئے وہ دوپٹہ ایک سائڈ پر ڈالتی پرس اٹھا کر اپنے کمرے

سے باہر نکل جاتی ہے شام کے 4 بجے کا وقت تھا تو سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں ہی موجود تھے -----

یہ موقع اچھا تھا وہ گھر سے آرام سے باہر جا سکتی تھی

مین روڈ پے آ کر ایک کیپ لے کے ڈرائیور کو ایک گھر کا ایڈریس دے تی ہے...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی میں سوار ہوتے ہی اس کے دماغ میں عجیب و غریب یادوں کا سفر بھی شروع ہو گیا تھا...

اس کے بتائے گائے پتہ کے آجانے پر گاڑی روک جاتی ہے وہ کچھ پیسے نکال کر ڈرائیور کی طرف بڑھا کے سامنے بنے اس گھر کو دیکھتی ہے جو باہر سے کافی

خصطح حالت کا لگ رہا تھا...

گھر کی بھلے ہی حالت خستہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

مگر اس سے جڑی یادیں اور لوگوں کی جگہ آج بھی ویسی ہی برقرار تھی...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دروازہ کھول کر گھر کے اندر داخل ہوتی ہے۔۔

اور دروازہ کھلتے ہی اس کی یادوں کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں...

ایک یاد کے بعد دوسری یاد اس کی آنکھوں کے سامنے آتی ہے۔۔۔

وہ گھر جہاں وہ چھے سال پہلے آخری دفع آئی تھی تو اس کے سامنے اس شخص کی لاش تھی ۔۔۔۔۔۔

آج چھ سال گزر جانے کے بعد وہ گھر اور بھی زیادہ اکیلا ہو گیا تھا ۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تو وہاں کسی انسانی وجود کا ناموں نشان بھی نہ تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سارے گھر میں اسے اپنی اور اذلان کی آوازیں گونجتی سنائیں دے رہیں تھیں...

جیسے وہ ابھی اس کے سامنے آ کھڑا ہو گا۔

انہیں یادوں اور آوازوں کے ساتھ وہ سامنے سیڑھیاں چھڑتے ہوئے اپرا ذلان کے روم میں آتی ہے

دروازہ کھولتے ہی دور کہیں کوئی اسے پکارتا ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نور کب ریڈی ہوگی پارٹی میں جانے کے لیے لیٹ ہو رہا ہے جلدی کرو نور۔۔۔۔

ہاں کیا ہو گیا دروازہ کھولتے ہوئے نوراذلان کے روم میں اندر آتی ہے...

لال رنگ کی فروک جو پیروں تک آتی اس کے نیچے لال رنگ کا تنگ پجامہ

فروک کی آستینوں پر ویسی ہی سفید موتیاں نفاست سے پروئی ہوئیں تھیں اور گلے پر بھی اس جیسی موتیاں نفاست سے پروئی گیں تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لمبے بھورے رنگ کے بال کمر تک پھیلاے بالوں میں تاج کو سجائے اس کی سفید رنگت اس کے حسن کو دو بالا کر رہی تھی ...

پیروں میں سلور سینڈل جس کے نیچے پینسل ہیل تھی وہ اس کی فروک کے نیچے سے جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ سولہ سال کی لڑکی اپنے چہرے پر ماسومیت سجائے اس کے پاس آتی ہے۔۔۔۔

آج اذلان اور نور کی سالگرہ تھی...

اذلان اٹھارہ سال کا اور نور سولہ سال کی ہوتی ہے وہ دونوں ہمیشہ ایسے ہی اپنی سالگرہ منایا کرتے تھے۔۔۔۔۔۔

لیکن کسی کو کیا معلوم تھا یہ ان کی آج ساتھ میں آخری سالگرھ تھی...

نور اور اذلان ایک دوسرے سے دوستوں سے بھی زیادہ محبت کرتے تھے

دونوں کا ہی کوئی بہن بھائی نہیں تھا نہ کوئی خاص دوست۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کا ہر دکھ سکھ میں ساتھ دیتے تھے۔۔۔۔۔

ازلان نور کو بغور دیکھے جارہا تھا تو نور بڑی نزاکت سے اپنی فراک دونوں ہاتھوں میں پکڑے اس کے سامنے آتی ہے اور کہتی ہے...

اوہ ہیلو اب دیر نہیں ہو رہی چلو بھی جلدی کرو

وہ نور کی ناک دبا کر کہتا ہے "اُف میری چندا کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔"

نور ازلان کے ہاتھ پر زور سے تماچا مار کر بڑی نزاکت سے کہتی ہے۔۔

''افففو چھوڑ بھی دو میری ناک اب''تو وہ اس کی ناک سے ہاتھ ہٹالیتا ہے...

اور ناٹک کر کے بولتا ہے اوو کتنی ظالم ہو تم اتنی زور سے اپنے اذلان کو بھی کوئی

مارتا ہے بھلا۔۔۔۔۔

وہ کہتی ہے چلو بس اب زیادہ ناٹک نہ کرو چلو اب جلدی پھر وہ اسے روک لیتا ہے اور

بولتا ہے۔۔۔۔۔۔

کتنی احسان فراموش لڑکی ہو تم بندا تعریف ہی کر دیتا ہے۔۔۔۔

ہاں ویسے جل رہی ہو گی تم تو مجھ سے ہے نہ؟

آج میں زیادہ ہینڈ سم لگ رہا ہوں پھر نورا سے اوپر سے نیچے تک بغور ایک جائزہ لیتی ہے

اس نے نیوی بلیو کلر کا تھری پیس پہنا تھا اور کوٹ پینٹ پر سفید رنگ کی چیک کی لکیریں پڑی تھیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور نیچے سفید رنگ کی شرٹ پہنی تھی

بھلے ہی اس کا رنگ ہلکا تھا مگر اس کے چہرے پر اتنی کشش تھی اس عمر میں بھی کہ اس کی عمر کی ہر لڑکی اسے دیکھنے کی چاہ رکھتی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر ہلکی آتی داڑھی اس کے حسن کو اور بڑھا رہی تھی...

ہاں بس غلطی سے پہلی دفع تھری پیس اچھا لگ رہا ہے آپ پر۔۔۔۔۔۔

وہ بھی میری ہی چوائس تھی ورنہ آپ تو پتہ نہیں کیا کیا لے رہے تھے...

NEW ERA MAGAZINE .com

اففف بسس بسس ہر بات میں خود کو کریڈٹ دینا ہے۔۔۔۔۔

ہونہہ۔

یہ بولو جیلس ہو رہی ہو مجھ سے آج میں زیادہ پیارا لگ رہا ہوں۔۔۔

چلو اب زیادہ جیلس نہ ہو بدبو آ رہی ہے جلنے کی سارے روم میں

اونہہ وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے چھیڑتا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نورا پنے خوابوں کی دنیا سے باہر آچکی تھی

آج وہ خاص اس کے لیئے کراچی واپس آئی تھی۔۔۔۔

کیونکہ آج اس کی اور اذلان کی برتھ ڈے تھی۔(11november)

وہ یہی سوچ کر کراچی آئی تھی اس سے ملنے

وہ بھی اسی ڈریس میں بھلے وہ ڈریس وہ نہیں تھا جو اذلان نے دلایا تھا مگر تھا بلکل ویسا ہی جیسا اذلان کو پسند تھا۔۔۔۔۔۔

اور وہ یاد بھی ویسے ہی برقرار تھی جیسے سب ابھی ہوا ہو

اس چھ سال کے عرصہ میں بھی اس کے لیے کچھ نہیں بدلہ تھا...

بس بدلہ تھا تو صرف یہ کہ اب وہ کسی سے بھی زیادہ بات نہیں کرتی تھی

نہ کسی سے ویسے گھلتی ملتی کسی سے اپنی کوئی بات بھی شیئر نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔

پہلے تو سب کچھ وہ اذلان سے کہ ڈالتی تھی ہر جگہ اس کے ساتھ جاتی تھی اب کون تھا اس کے پاس؟

کوئی بھی تو نہیں؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کس سے وہ اپنی باتیں شیئر کرتی کس کے ساتھ زندگی جیتی؟

اسی لیۓ اس نے اپنی زندگی کے چھ سال اکیلے تنہاں بے سکونی میں گزار دیۓ

۔۔۔۔

اس نے بہت کوشش کی سکون حاصل کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔

نہ کبھی کوئی دوست بنا سکی۔۔۔۔۔۔

ان چھ سال میں اسے سکون کہیں نہیں ملتا تھا۔۔۔۔۔

دنیا جہاں کی کتابیں بھی پڑھ ڈالیں مگر سکون نہیں مل سکا۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ہر طرح کی کوششیں کر لی ہر طرح کی چیزیں سیکھ لیں۔۔۔۔۔۔

چھ سال گزر جانے کے بعد بھی ویسی ہی تھی جیسی اس کی موت کے بعد یہاں سے گائ تھی۔۔۔۔۔۔۔

آج دوبارہ وہ وہیں اسی جگہ آکر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسی ہی حالت میں بیٹھی اس کے روم میں آج بھی وہ اس کی یاد میں ویسے ہی رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

روتے روتے وہ اپنے بیگ سے ڈریم کیچر نکالتی ہے اور سامنے بنی کھڑکی کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

سامنے کھڑکی سے شام کا منظر بہت حسین لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ چاندی کے ڈریم کیچر کو کھڑکی پر لٹکاتی ہے اور سامنے آسمان پر سورج غروب ہوتا دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ منظر اس کا اور اذلان کی زندگی کا سب سے قیمتی منظر تھا

وہ دونوں اکثر شام میں اس کی ونڈو کے پاس کھڑے ہو کر اس نظارے کو دیکھتے تھے۔

۔

مگر آج وہ اس منظر کو اکیلے کھڑی دیکھ رہی تھی

کبھی سوچا بھی نہیں تھا ان دونوں نے ان کی زندگی میں ایسا وقت بھی آئے گا

کہ وہ دونوں الگ الگ جہانوں میں ہوں گے !!!

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کافی دیر رونے کے بعد اسے باہر اندھیرا ہونے کا احساس ہوا۔۔

تو وہ واش روم میں جا کر اپنے چہرے کو اچھی طرح آنسوؤں کے ناموں نشان کو صاف کر کے اذلان کے گھر سے باھر نکل آتی ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خالد صاحب کے گھر کے باہر پہنچتی ہے تو وہاں لوگوں کی آمدورفت شروع ہو گئی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

آج فاطمہ کی مہندی تھی تو سارے مہمان آنے شروع ہو گ ئے تھے

اندر جاتے ہی سامنے نسیمہ بیگم اس کے لیئے سوالوں کی فہرست جماع کی ئے کھڑیں تھیں۔۔۔۔۔

جس کا اسے بہ خوبی اندازہ ان کی ٹیڑھی نظروں سے ہو گیا تھا اسی لیئے وہ ان کی نظروں سے بچتی بچاتی اپنے روم تک جاتی ہے...

اور کپڑے نکال کر تیار ہونے چلی جاتی ہے کپڑے پہن کر نکلتی ہے تو سامنے ڈریسنگ ڈیبل سنگھار سامان سے بھری پڑی تھی اور ساتھ میچنگ کی جیولری بھی نکلی تھی۔۔۔۔۔۔۔

امی بھی نہ بس فضول اتنی چیزیں نکال دیں اب نہیں پہنو نگی تو مجھے سارے فنکشن میں کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی رہیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

نسیمہ بیگم نے اس کے لیے میک اپ کا سامان اور دوسری اشیاء نکال رکھی تھیں۔۔۔۔۔

کیونکہ انہیں پتا تھا وہ اگر نہیں نکالیں گی تو اس نے ایسے ہی کپڑے پہن کر کاجل لگا کر باہر آجانا ہے۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ ہمیشہ یہی تو کرتی تھی ہر فنکشن میں ایسے ہی چلی جاتی تھی اس نے تیار ہونا چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ جب بھی تیار ہوتی تھی تو سب سے پہلے اذلان کے پاس جاتی تھی اور سب سے پہلے وہ اس کی تعریف کرتا تھا۔۔۔۔۔

مگر اب کون تھا؟ کوئی بھی تو نہیں جو اس کی دل سے تعریف کرتا اور اسے تعریف سن کر اچھا لگتا!!!

آج چھ سال بعد وہ تیار ہو رہی تھی ۰۰

مگر کسی کو بھی نہیں معلوم تھا کہ یہ تیار ہونا اس کے لیے کتنا بھاری پڑ جائے گا ۰۰

نور تیار ہو کر اکیلی ہی لان میں جاتی ہے کیونکہ اس کو دیر ہو گی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب لڑکیاں جا چکی تھی تو اسے اکیلے ہی جانا پڑا لان برابر والی گلی میں ہی تھا تو اسے کوئی ڈر نہیں ہوا۔

پیلے رنگ کی ٹیئل شورٹ فروک(tailshortfrok) بازوں تک آتی تنگ آستینیں اس کے نیچے دو پائنچوں والا ہرے رنگ کا بنارسی غرارا پیروں میں گولڈن پینسل ہیل پہنی تھی ہرے اور پیلے رنگ کا چندری کا دوپٹہ دونوں ہاتھوں میں کمر کے

پیچھے سے گزار کر اپنے بازوں کے گرد دبوچ رکھا تھا۔۔۔

اس کا رنگ تو ویسے ہی اتنا کھلا ہوا تھا اس پر اسکے چہرے پر ہلکے سے میک اپ نے ہی چار چاند لگا دئیے تھے۔۔۔

ایک کلائی میں ہری پیلی چوڑیوں کا سیٹ پہنا ہوا تھا دوسری کلائی مین گولڈن نگینوں والے چھ کڑے پہنے تھے۔۔۔۔۔۔

بالوں کی بیچ میں سے مانگ نکال کر دونوں سائڈ سے ٹویسٹ کر کے بیچ میں ٹیکا لگا یا ہوا تھا

لمبے بھورے بال پوری کمر پر بڑی نفاست سے بکھرے تھے۔۔۔۔

کانوں میں گولڈن جھمکے پہنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے مخصوص انداز میں چلتی دروازے کی طرف جا رہی تھی

تبھی اس کا دوپٹہ پودوں کی ٹہنی میں اٹک جاتا ہے وہ اسے نکالنے کی جدوجہد کرتی ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیچھے ایک گاڑی میں سے ستائیس اٹھائیس سال کا خوبصورت نوجوان نکلتا ہے،

مہندی رنگ کا کرتا شلوار پہنے اور اس پر لائٹ گولڈن شال گردن کے گرد گھما کر ڈالی تھی اس کی سفید رنگت پر اتنی کشش تھی کہ ہر لڑکی دیوانیوں کی طرح اسے دیکھے تو نظر نہ ہٹا سکے۔۔۔۔۔

اور اس پر بڑی نفاست سے داڑھی کو بغیر کسی نقش و نگار کے کاشت کیا گیا تھا۔۔۔

کانوں میں (airdosts) لگائے بڑے مصروف انداز میں کسی سے کال پر بات

کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اچانک اس کی نظر نور پر پڑھتی ہے وہ اپنے دوپٹہ کو نکالنے کی جدوجہد میں لگی تھی اب

آخر کو اس کا دوپٹہ پھٹ ہی نہ جائے یہ سوچتی اپنا دوپٹہ اتارنے ہی لگتی ہے کہ

۔۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے سے وہ لڑکا اس کے پھسے دوپٹہ کو نکال دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

مگر اس لڑکے کے ہاتھ میں کانٹا چب جاتا ہے جس کی وجہ سے انگلی میں سے ہلکے خون

کے قطرے نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔

نور کو سمجھ نہیں آتا وہ کیا کرے شکریہ ادا کرے یہ ان کی چوٹ کا افسوس کرے وہ لڑکا اپنے چہرے پر بغیر تاثر سجائے اپنی جیب سے رومال نکال کر خون کے قطرے خاموشی سے صاف کر لیتا ہے۔۔۔

نور دبی آواز میں "شکریہ" کہتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر سامنے دروازے کی طرف بڑھنے لگتی ہے اس لڑکے کے پاس دوبارہ کال آجاتی ہے تو وہ کال پر بات کرتے کرتے مصروف انداز میں دروازے تک پہنچتا ہے

نور دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھاتی ہے تبھی وہ لڑکا بھی اپنے ایک ہاتھ سے موبائل پر مصروف دوسرا ہاتھ دروازہ تک لے جاتا ہے

نور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دروازہ اندر کی طرف دھکیلا تا ہے۔۔۔۔۔

نور نے فورن ہاتھ ہٹانا چاہا مگر اس ستائیس اٹھائیس سال کے نوجوان کی گرفت اس سے کئی زیادہ مضبوط تھی وہ اس کے ہاتھ کو دبائے دروازہ کھولتا گیا۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے جیسے ہی ہاتھ پیچھے کیا وہ فوراً ہاتھ ہٹا کر اندر کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔

سارے فنکشن میں وہ اکیلی ایک کونے میں کھڑی رہی جو بھی آتا اس سے ہلکے پھلکے رسمی الفاظ ادا کرتی اور چپ ہو جاتی

جبھی جہاں آرا اور اس کی کزنز تصویریں لے رہیں تھیں تو جہاں آرا نور کو بھی زبردستی اپنے پاس لے آتی ہے

تصویروں کے لیے فورس کرتی ہے پہلے تو وہ منع کرتی ہے مگر اس کی ضد پر ہتھیار ڈال دیتی ہے۔۔۔۔۔

پکچرز لینے والا شخص نور کی بڑی خالہ کا بیٹا شاہزین تھا۔۔۔۔۔

وہ نور کو دیکھتا تو دیکھتا ہی جاتا ہے اتنی حسین اُفف کون ہے یہ لڑکی وہ اپنے آپ سے سوال کرتا ہے۔۔۔۔

پھر جہاں آرا سے کہتا ہے جہاں آرا ہمارا تعارف نہیں کرواؤ گی اپنی دوست سے؟

وہ کہتی "ارے نہیں شازین بھائی یہ میری دوست نہیں یہ تو نور باجی ہیں نسیمہ پھوپو کی بیٹی آپ بھول گائے؟"

ارے ارے ہاں یاد آگیا ارے تم تو بہت بڑی ہو گائیں اور خوبصورت بھی وہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے مگر وہ اپنا ہاتھ آگے نہیں کرتی تو وہ ہچکچاتا ہاتھ اپنے سر کے پیچھے ایکشن مارتا لے جاتا ہے ۰۰

پھر کہتا ہے آو آو لڑکیوں میں پکچر زلیتا ہوں تو سب لڑکیاں ایک ساتھ کھڑی ہو جاتی ہیں نوران کے بلکل قریب نہیں ہوتی تو وہ با آسانی اس کی اکیلے کی تصویر بھی چھپکے سے لے لیتا ہے...

فنکشن ختم ہونے پر سب اپنے اپنے گھر پر چلے جاتے ہیں...

نور اپنے روم میں چینج کرنے کے بعد بستر پر لیٹی تھی تو وہ اپنے ساتھ ہونے والے اس واقعہ کے بارے میں سوچ نے لگتی ہے ۰۰۰

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج پہلی دفع اس کے ساتھ ایسا ہوا تھا ۰۰

کہ وہ رات میں کسی دوسرے شخص کے بارے میں سوچ رہی ہوا نہیں سوچوں میں وہ کب نیند کی وادیوں میں گم ہو جاتی ہے اسے علم بھی نہ ہوتا...

اگلے دو دن خالد صاحب کے یہاں ڈھولکی تھی اس دوران شازین کتنی کوشش کرتا ہے نور سے بات کرنے کی مگر نور اس سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کرتی...

شازین کو عجیب لگتا ہے پہلی دفع اسے کوئی لڑکی لفٹ نہیں کرا رہی تھی تو اس کی ضد بن جاتی ہے کسی طرح نور سے بات تو کرنی ہی ہے ۰۰۰

اگلے دن سب بارات کی تیاریوں میں مصروف تھے نور ہر دن کی طرح آج بھی اپنے

کمرے میں قید تھی۔

تو جہاں آرا اس کے روم میں آتی ہے...

نور آپی !! میں اور فاطمہ آپی پارلر جا رہے ہیں آپ بھی چلیں ہمارے ساتھ...

نہیں جہاں آرا میں ٹھیک ہوں مجھے پارلر کی ضرورت نہیں...

میں خود تیار ہو جاؤں گی...

ارے نور آپی چلیں نہ بہت اچھا تیار کروائیں گے آپ کو دیکھئے گا...

سب دیکھتے رہ جائے گے...

نہیں جہاں آرا میں ایسے ٹھیک ہوں!!

چلیں نہ نور آپی پلیز میں نے آپ کا سامان بھی پیک کر دیا ہے...

اور پھوپھو سے اجازت بھی لے لی ہے...

چلیں آپ جلدی آجائیں نیچے، میں ویٹ کر رہی ہوں

اتنا کہہ کر وہ روم سے نکل جاتی ہے...

اوففوہ امی بھی نہ پتا نہیں کیا ہے اچھا خاصا گھر میں تیار ہو جاتی...

نور پیر پٹختی اپنا بیگ لے کر باہر چلی گئی...

اوہو تو نور بھی ہمارے ساتھ جا رہی ہے آج تو پھر محفل میں چار چاند لگ جائیں گے...

نور کو آتا دیکھ کر شازین جہاں آرا سے کہتا ہے اور نور چپ چاپ کار میں پیچھے جا کر بیٹھ جاتی ہے...

پارلر سے لینے بھی شازین ہی آتا ہے انہیں تو شازین نور کو دیکھتا ہے اپر سے نیچے تک اس نے مہرون شورٹ شرٹ آدھے بازوں تک آتی آستین اس کے نیچے گولڈن رنگ کا لہنگا جس میں مہرون رنگ اور گولڈن رنگ کی بوٹیاں پڑیں تھیں دوپٹے کو ایک کندھے پر ڈالے پارلر سے باہر آ رہی تھی...

کانوں میں بڑے بندے اور چہرے پر نقش و نگاری اس کے حسن کو دوبالہ کر رہی تھی

...

وہ آہستہ آہستہ گاڑی کی طرف بڑھتی ہے تو شازین اسے روک کر کہتا ہے میں نے کہا تھا نہ آج تو محفل میں چار چاند لگا دو گی...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چپ چاپ ان کے سامنے سے ہوتی کار میں جا کر بیٹھ جاتی ہے...

کار میں بیٹھنے کے بعد شازین بار بار اسے شیشہ میں دیکھے جاتا ہے نور خود پر اس کی نظریں محسوس کر لیتی ہے مگر وہ اپنی نظریں اسی پر جمائے رکھتا ہے...

جیسے ہی ہال کے باہر کار رکتی ہے وہ سکون کا سانس خارج کرتی ہے اور پھر جہاں آرا اور

فاطمہ کے ساتھ ہال میں چلی جاتی ہے...

بارات کے انتیظار میں سب لڑکیاں پھول لے کر کھڑی تھیں تو نور کو بھی جہاں آرا زبردستی اپنے پاس بلا لیتی ہے...

بارات آگئی بارات آگئی...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باہر سے بارات آگئی کا شور آٹھتا ہے پھر ساری لڑکیاں اپنی اپنی پھولوں کی پلیٹس لے کر دروازہ کی طرف دوڑتی ہیں سب لڑکیاں بارات کا استقبال بھرپور جوش و خروش سے کرتی ہیں...

آہستہ آہستہ سب لوگ اندر آتے جاتے ہیں نور اپنی پلیٹ سائیڈ پر رکھ کر چلنے لگتی ہے تبھی ہال میں گھپ اندھیرا چھا جاتا ہے...

وہ ڈر کر پیچھے کو ہوتی ہے تبھی اس کی ٹکر ایک نوجوان سے ہو جاتی ہے...

وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے تو وہی لڑکا سفید کرتا شلوار اور اس پر ڈارک بلو کوٹ پہنے اس کے سامنے ہوتا ہے وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی ہے تبھی اس کے بال ادھر اس کی کوٹ کے بٹن میں پھنس جاتے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے بال نکال نے کی جدوجہد کرتی ہے تو وہ لڑکا اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر اسکے بالوں کو بٹن سے آزاد کرا دیے تا ہے پھر وہ فوراً اس سے دور ہو کر اندر کی طرف دوڑتی ہے...

وہ لڑکا بھی سر جھٹکتا اندر کی طرف چل پڑتا ہے...

سب لوگوں سے دور وہ کھڑی تھی تبھی ایک بچہ اس کے پاس آتا ہے اور بولتا ہے باہر آپ کے ابو آپ کو بولا رہے ہیں...

وہ بغیر سوچے سمجھے چل پڑتی ہے ، ہال سے باہر پارکنگ کی طرف جاتی ہے،

تبھی 3 لمبے چوڑے وجود اس کے سامنے آکر اس کا راستہ روکتے ہیں اور ایک لڑکا اس کے منہ پر کپڑا رکھ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے حواس کھو دیتی ہے۔۔۔

دوسرا لڑکا جلدی سے گاڑی کے دروازے کھولتا ہے اور آگے جا کر گاڑی (start) کرتا ہے پیچھے سے دونوں لڑکے نور کو اتنی دیر میں گاڑی میں ڈال دیتے ہیں اور گاڑی پارکنگ سے باہر سڑک پر دوڑنے لگتی ہے ۰۰

کافی دور شہر سے بلکل دور کسی جنگل میں گاڑی رکتی ہے اور وہی تین وجود نور کو گاڑی

سے نکال کر اندر ایک پرانے سے گھر میں لے آتے ہیں...

ایک کرسی پر بیٹھا کر رسیوں سے اس کے وجود کو باندھ دیتے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہال میں رخستی کا شور اٹھتا ہے تبھی نسیمہ بیگم کو نور کا خیال آتا ہے وہ نور کو سارے ہال میں تلاش کرنا شروع کرتی ہیں...

سکندر صاحب دیکھیں نور کہاں غائب ہے میں نے سارے ہال میں دیکھ لیا کہیں نظر نہیں آرہی،ارے ایسے کیسے تم نے صحیح سے نہیں دیکھا ہو گا کہاں جاسکتی ہے ہماری بچی آؤ میں بھی دیکھتا ہوں ..

سنو جہاں آرا تم نے کہیں نور کو دیکھا ہے؟؟

نہیں! نہیں کیا ہو گیا ہے پھپھو؟؟

کہاں ہیں نور آپی؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتہ نہیں بیٹا ہم کب سے ڈھونڈ رہے ہیں مل نہیں رہی وہ!

کہیں وہ گھر نہ چلی گئی ہوں پھپھو؟

نہیں نہیں بیٹا یہاں سے تو گھر بہت دور ہے وہ اکیلی نہیں جا سکتی...

تو پھر کہاں گئی ہو نگی نور آپی ؟؟ پھپھو ہم باہر گارڈ سے پوچھتے ہیں چلیں !!

گارڈ !! جی باجی کسی لڑکی کو یہاں سے جاتے دیکھا ہے ؟

ایسی ہو گی یہ دیکھو نسیمہ بیگم گارڈ کو نور کی تصویر دکھاتی ہیں ..

ایک لڑکی تھی تو اکیلی پارکنگ کی طرف گئی تھی ایسی ہی دکھتی تھی وہ مگر پارکنگ سے واپس نہیں آئی۔...

نور میری بچی کہاں چلی گئی تم ؟؟؟

نسیمہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ جبھی خالد صاحب پیچھے سے آتے ہیں ارے

ارے نسیمہ کیا ہو گیا؟؟؟

ایسے پھوٹ پھوٹ کر کیوں رو رہی ہو؟؟

بھائی جان نور پتا نہیں کہاں ہے ہم کب سے ڈھونڈ رہے ہیں مل نہیں رہی پتہ نہیں

جوان لڑکی میری اسے تو یہاں کے راستوں کا بھی کوئی علم نہیں ایسے کیسے کہیں جا سکتی

ہے وہ؟؟؟

بھائی جان کچھ کریں!!!

اچھا اچھا تم رؤمت جہاں آرا اسے سنبھالو میں کرتا ہوں کچھ...

خالد صاحب باہر جاتے ہیں تبھی ان کے سامنے سے ایک لڑکا گزرتا ہے وہ اسے روکتے ہیں ارے ارے بیٹا رو کنا تو تم ابراہیم (ابراہیم خالد صاحب کا داماد) کے دوست ہو نہ حنزالہ سکندر؟؟؟

جی جی انکل میں حنزالہ ہی ہوں!!

بیٹا تم اے ایس پی حنزالہ سکندر ہو نا؟؟

جی جی آپ کو کچھ کام ہے؟؟

ہاں بیٹا وہ میری بہن مری سے کراچی آئی ہے شادی پر اس کی ایک بیٹی ہے بائیس سال کی وہ پتا نہیں کہاں غائب ہو گئی ہے پچھلے کتنے گھنٹوں سے یہ لوگ ڈھونڈ رہے ہیں اسے،،

اچھا انکل آپ مجھے کوئی تصویر دیکھا دیں میں ابھی اپنے ڈیپارٹمنٹ کال کرتا ہوں
پریشان نہ ہوں آپ ۔۔

اچھا آؤ بیٹا میں دکھاتا ہوں...

یہ میری بہن کے شوہر ہیں سکندر بھائی ۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سکندر بھائی انہیں نور کی تصویر دے دیں یہ پولیس میں ہوتا ہے ابراہیم کا دوست ہے
اے ایس پی حنزالہ سکندر یہ ہماری مدد کر دے گا...

اچھا اچھا بیٹا یہ دیکھو یہ میری بیٹی ہے بہت معصوم ہے یہ، یہاں یہ لوگ کہہ رہے ہیں وہ
اکیلی پارکنگ کی طرف گئی تھی مگر اسے تو یہاں کے راستوں کا بھی اتنا نہیں معلوم بیٹا وہ
کیوں جائے گی اکیلی ؟؟؟

اچھا انکل آپ پریشان نہ ہوں میں کرتا ہوں کچھ...

وہ تصویر غور سے دیکھتا ہے تو اسے یاد آتا ہے یہ تو وہی لڑکی ہے جو دو دفعہ اس سے ٹکرائی تھی . .

اور پھر اپنے فون پر کسی کو کال کرتا ہے اور کسی بات کی تنبیہا کرتا ہے سامنے سے جواب پا کر وہ کال رکھ دیتا ہے...

اچھا انکل میں نے اپنے کچھ لوگوں کو کال کر دی ہے وہ آتے ہی ہوں گے آپ لوگ پریشان نہ ہوں...

حنزالہ سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھتا ہے جس میں دھندھلہ سا کسی لڑکی کا وجود نظر آتا ہے

جس میں وہ کسی لڑکے کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ رہی ہوتی ہے...

وہ اس کی فوٹیج لے کر خالد صاحب کے گھر جاتا ہے جہاں سب مہمان اور گھر والے موجود تھے وہ فوٹیج پلے کرتا ہے تو سب دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔۔۔

نور نور یہ نور نہیں میری بچی نہیں ہے یہ!!!

"توبہ توبہ کیسی لڑکی ہے دیکھو تو کس طرح لڑکے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر گاڑی میں بیٹھ رہی ہے..."

"دیکھو تو کیسے ماں باپ کا منہ کالا کروا دیا ایسی لڑکیوں کی وجہ سے ہی تو ہماری معصوم بچیاں بدنام ہوتی ہیں بھاگ گئی کسی کے ساتھ یہ تو..."

بھاگ گی تمہاری بیٹی نسیمہ دیکھو**

یہاں فوٹیج دیکھ کر نسیمہ بیگم اور سکندر صاحب کا برا حال تھا وہیں موجود مہمانوں کے طعنے ان کے زخم کو اور بڑھا رہے تھے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لوگوں کے طعنوں کی آوازیں سکندر صاحب کے کانوں میں گونج رہیں تھیں اور سامنے چلتی فوٹیج انہیں کھائے جا رہی تھی اچانک ہی دل پر ہاتھ رکھتے وہ پسینے میں شرابور ہو گئے اور نیچے زمین پر جا گرے....

ہائے ہائے سکندر صاحب کیا ہو گیا آپ کو کوئی دیکھو انہیں ایمبولینس کو فون کرو کوئی جلدی جلدی لوگ سکندر صاحب کو اٹھا کر گاڑی میں بیٹھاتے ہیں۔۔۔۔

ایمرجنسی میں انہیں لے جایا جاتا ہے ڈاکٹرز ان کا چیک اپ کرتے ہیں مگر ان کی نفس چلنی بند ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے روم سے باہر آتے ہی نسیمہ بیگم ڈاکٹر کی طرف جاتی ہیں کیسے ہیں میرے شوہر ٹھیک تو ہو جائیں گے نہ؟؟

"سوری ہم انہیں نہیں بچا سکے ہارٹ اٹیک آیا تھا انہیں وہ سروائیو نہیں کر سکے"

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں میں روتی روتی نسیمہ بیگم زمین پر بیٹھ جاتی ہیں سکندر صاحب آپ ایسے کیسے مجھے چھوڑ کر جا سکتے ہیں...

حنزالہ ان سب صورت حال میں ان کے ساتھ ہی تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن سکندر صاحب کی تدفین تھی نسیمہ بیگم تو بلکل حواس باختہ ہو گئیں تھیں کسی چیز کا بھی ہوش نہیں تھا انہیں

سامنے سکندر صاحب کی لاش پڑی تھی اور نسیمہ بیگم بری طرح رو رہیں تھی

پیچھے عورتوں کی باتوں کی آوازیں کانوں میں گونج رہیں تھیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دیکھو تو کیسی لڑکی ہے اپنے ماں باپ کو مرتا چھوڑ کر بھاگ گئی باپ کی میت پر بھی نہیں آئی توبہ توبہ کیسا زمانہ آگیا ہے"

"ایسی لڑکیوں کا تو منہ کالا کر کے ساری دنیا کے سامنے لانا چاہیئے"

"بے چارا باپ برداشت ہی نہیں کر سکا ایک ہی دل کے دورے پر مر گیا"

یہ سب آوازیں نسیمہ بیگم کے کانوں میں جا رہیں تھیں جس سے وہ اپنا حواس کھونے لگتی ہیں اور چیخ چیخ کر رونے لگتی ہیں "ہائے میری بچی کہاں ہو تم"

سکندر صاحب! اٹھیں ہم اپنی بچی کو ڈھونڈ کر لاتے ہیں اٹھ جائیں سکندر صاحب اٹھیں...

وہ سکندر صاحب کو جھنجھوڑ کر پاگلوں کی طرح گہری نیند سے جگانے کی کوشش کرتی ہیں مگر افسوس ان کی سبھی کوششیں ناکام جاتی ہیں وہ اب ایسی نیند سو گئے تھے کے انھیں جگانا کسی کے بس میں نہ تھا...

تدفین کی ساری ذمے داری خالد صاحب کے کندھوں پر تھی اور نور کا کیس بھی

انھوں نے بند کروا دیا تھا یہ کہہ کر کے نور اپنی مرضی سے گئی ہے اور اب کبھی اس کا ذکر نہیں ہو گا ان کے گھر میں...

جب سب مرد سکندر صاحب کو دفنا کر آئے تو جہاں آرا حنزالہ کے پاس جاتی ہے اور اس سے کہتی ہے،

"حنزالہ بھائی آپ پلیز نور آپی کا کیس کلوز مت کریں"

میں جانتی ہوں نور آپی ایسی نہیں ہیں بلکہ وہ تو بہت اچھی ہیں وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔ آپ پلیز انہیں ڈھونڈیں پلیز...

مگر جہاں آرا اس میں تو وہ لڑکی ہی تھی سب نے ہی وہ فوٹیج دیکھی تھی،

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کیسے کہ سکتے ہیں حنزالہ بھائی کہ وہ نور آپی ہی ہیں؟؟

"اس فوٹیج میں تو ان کی شکل تک نظر نہیں آرہی تو آپ ایسے کیسے مان سکتے ہیں کہ وہ نور آپی ہی ہیں؟؟"

آپ تو خود اے ایس پی ہیں تو آپ کیسے بغیر انکوائری کے یہ مان سکتے ہیں کے اس کلپ میں نور آپی ہی ہیں؟

کوئی جان بوجھ کر بھی تو وہ فوٹیج ڈال سکتا ہے نہ تاکہ ہمیں نور آپی غلط لگیں؟

حنزالہ بھائی میں یہ بات آپ سے کر رہی ہوں کیونکہ آپ سمجھیں گے آپ تو خود پولیس میں ہیں تو آپ نے یہ چیز نوٹ کیوں نہیں کی؟؟؟

اچھا جہاں آرا میں سمجھ گیا تم فکر مت کرو میں یہ کیس کلوز نہیں کروں گا میں خود سب دیکھوں گا ٹھیک ہے۔

شکریہ حنزالہ بھائی کہتی وہ اندر چلی جاتی ہے۔۔

جہاں آرا کے اندر جانے کے بعد حنزالہ گہری سوچ میں ڈوب جاتا ہے اور کہتا ہے اگر سچ میں وہ لڑکی نہیں تھی تو کہاں ہے وہ لڑکی کچھ تو گڑبڑ ہے اس کیس میں...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب وہ اپنے گھر آتا ہے تو لیپ ٹاپ پر وہی فوٹیج بار بار دیکھے جاتا ہے اور اپنے ہاتھ میں پکڑی تصویر کو بھی۔۔

یہ لڑکی بظاہر تو وہی لگتی ہے مگر اس نے دوپٹہ کیوں سر پر لیا ہے؟ میں نے تو اسے جتنی بار بھی دیکھا تھا بغیر دوپٹہ کے دیکھا ہے...

وہ یہ بات سوچتے سوچتے کسی کو کال ملاتا ہے اور ساری انکوائری دوبارہ اپنی (supervision) میں کرواتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو ہفتہ گزر جاتے ہیں نسیمہ بیگم کی حالت دن بہ دن خراب ہوتی جاتی ہے

شوہر کے فوت ہو جانے کا غم اور بیٹی کے بھاگ جانے کی خبر ان کی حالت خراب کرتی جا رہی تھی...

ہر دوسرے دن جو بھی لڑکی خالد صاحب کے گھر آتی اسے نور سمجھ کر پاگلوں کی طرح اپنے گلے سے لگا کر رونے لگتیں...

آج بھی جب فاطمہ اپنے سسرال سے مائیکے آتی ہے تو وہ فوراً دروازہ کی طرف بھاگ کر اسے گلے لگاتی ہیں

ہائے میری بچی آ گئیں تم آؤ اندر اس کے ہاتھ چومتی ہیں تو فاطمہ کو غصہ آ جاتا ہے وہ غصہ

میں ان کا ہاتھ جھڑکتی ہے اور بولتی ہے...

پاگل ہو گئی ہیں آپ اماں ان کو پاگل خانہ بھیجیں ان کی حرکتیں بڑھتی جا رہی ہیں وہ چینختی ہوئی اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے

فاطمہ اور طیبہ بیگم فاطمہ کے کمرے میں بیٹھے تھے فاطمہ بہت غصہ میں تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سکندر صاحب کی موت کی وجہ سے فاطمہ کا ولیمہ بھی کینسل ہو گیا تھا اور آج نسیمہ بیگم کی یہ حرکت جس کی وجہ سے وہ بہت چڑچڑی ہو گئی تھی اور اپنی ماں سے شکایتیں کرنے لگتی ہے

امی آپ نے بلایا ہی کیوں انہیں شادی میں نہ یہ آتے نہ میری شادی میں ہنگامہ ہوتا...

ولیمہ بھی کینسل کروادیا میرا۔۔۔

بس بیٹا نظر لگادی اچھی خاصی شادی کو چھوڑ دو بس...

اماں انکی وجہ سے آپ کی بیٹی کو لوگ منحوس کہہ رہے ہیں میری ساس نے بھی باتوں باتوں میں بول دیا تھا وہ تو ابراہیم نے ساری بات سنبھال لی...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے ارے یہ کون ہوتے ہیں میری بیٹی کو منحوس کہنے والے، لڑکی نسیمہ کی بھاگی ہے میاں اس کا مرا ہے منحوس میری بچی کو بول رہے ہیں۔۔۔

میں دیکھتی ہوں تمہاری ساس کو ہماری بیٹی لاوارث تھوری ہے بھلا...

ارے اماں یہ سب چھوڑو نسیمہ پھپھو کا کچھ کرے نہ دو ہفتہ ہو گئے ہیں ان کی حالت خراب ہو رہی ہے اور میری ساس ولیمہ کا بھی بول رہیں تھیں

اچھا میں کرتی ہوں تمہارے ابا سے بات اس کو پاگل خانے بجھوا دیتے ہیں...

ہاں یہ ٹھیک رہے گا پھر آرام سے ولیمہ ہو جائے گا...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازہ کے باہر جہاں آرا کھڑی ان کی یہ باتیں سن رہی تھی اپنی بہن اور ماں کی زبان سے وہ اپنی پھپھو کے بارے میں یہ سب سنے گی اس نے کبھی سوچا نہیں تھا...

صرف دو ہفتہ کیا ہوئے پھپھو کی حالت خراب ہوئے وہ ان پر بوجھ بن گئیں ہیں؟؟

خالد صاحب کے آتے ہی طیبہ بیگم انہیں ایسی ایسی پٹیاں پڑھاتی ہیں کہ وہ فوراً نسیمہ بیگم کو پاگل خانہ چھوڑنے کے لیے راضی ہو جاتے ہیں وہ اپنی بہن کی عدّت کا بھی خیال نہیں کرتے...

ان کی دن بہ دن بڑھتی ہوئی یہ حالت اور اپنی بیوی بچی کی وجہ سے خالد صاحب نے ان کی عدّت کا خیال بھی نہیں کیا اور پاگل خانے میں ایڈمٹ کرا دیا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ سب جہاں آرا کے لیے بہت تکلیف دہ تھا اس سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا تو وہ خالد صاحب سے کچھ دن کی اجازت لے کر اپنی بہن فاطمہ کے گھر کچھ دن رو کنے کے لیے جاتی ہے تاکہ اسی بہانے حنزالہ سے نور کے بارے میں جان سکے...

حنزالہ کا گھر ابراہیم کے گھر کے بلکل سامنے ہی تھا تو وہ آسانی سے اس سے بات کر سکتی

تھی...

وہ گیلری میں کھڑی کتنے گھنٹوں سے حنزالہ کا انتظار کر رہی تھی اب رات کے 8 بج رہے تھے حنزالہ کے گھر کے آگے آکر ایک گاڑی رکتی ہے جس میں سے بلک جینس اور سفید شرٹ میں ملبوس حنزالہ باہر نکلتا ہے

جہاں آرا کے ہاتھ میں سفید کاغذ تھا ایک بال پر لپیٹ کر وہ حنزالہ کی طرف پھینکتی ہے ...

وہ بال حنزالہ کی پشت پر ٹکرا کر نیچے زمین پر گر جاتی ہے۔۔۔۔

پیچھے مڑ کر حنزالہ بال اٹھاتا ہے اور اس پر لپٹے کاغذ کو کھولتا ہے اس پر جہاں آرا کا نام اور نمبر لکھا تھا اور ساتھ میں ایک تحریر لکھی تھی (call me)

حنزالہ اوپر دیکھتا ہے وہاں جہاں آرا کھڑی تھی اور ہاتھ کے اشارے سے کال کرنے کا کہہ رہی تھی...

حنزالہ اپنی جیب سے فون نکالتا ہے اور پرچی پر لکھا نمبر ڈائل کرتا ہے فون کان سے لگا کر گھر کے اندر کی طرف قدم اٹھانے لگتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فوراً ہی فون اٹھالیا جاتا ہے سلام دعا کے بعد وہ فوراً مدعے پر آتی ہے...

حنزالہ بھائی آپ کو نور آپی کا کچھ پتہ چلا 2 ہفتہ گزر چکے ہیں اب تو نسیمہ پھپھو کو بھی بابا نے (madhouse) میں ایڈمٹ کرادیا ہے

حنزالہ بھائی مجھ سے یہ سب نہیں دیکھا جاتا آپ پلیز جلدی کچھ کریں...

ہاں جہاں آرا مجھے ہر چیز کی خبر ہے تم بس دعا کرو نور مل جائے میں نے کچھ جگہ پتہ کیا ہے وہاں سے جلد ہی مجھے رسپونس ملے گا...

تم پریشان نہ ہو!!

ٹھیک ہے حنزالہ بھائی آپ کو جیسے ہی کچھ پتہ چلے تو فوراً مجھے بتائیں...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے اللہ حافظ!!

کہہ کر فون رکھ دیا گیا...

رات کے تین بجے وہ سو رہا تھا جب اس کے موبائل پر کسی کی کال آتی ہے کال پر بات کرتے کرتے اس کے چہرہ پر مسکراہٹ بکھر جاتی ہے...

سامنے سے کال پر کسی کو وہ بولتا ہے دیکھا میں نے کہا تھا نہ وہی ہوا میں ابھی پوہونچتا ہوں مجھے ایڈریس سینڈ کرو...

فون رکھ کر وہ جلدی سے الماری سے کپڑے نکالتا ہے پھر واش روم میں جا کر فریش ہوتا ہے باہر گاڑی میں بیٹھ کر کسی کو ٹیکست لکھتا ہے......

میرے فون کا جواب آگیا ہے میں جارہا ہوں...سامنے سے فوراً ریپلائے آتا ہے

Oh good luck main ...

پھر وہ موبائل رکھ کر گاڑی سٹارٹ کرتا ہے

وہ لڑکے اسے کرسی پر باندھ کر کمرے سے باہر جاتے ہیں ان میں سے ایک فون پر کسی کو کال کرتا ہے سامنے سے بہت دیر کے بعد فون اٹھالیا جاتا ہے۔۔۔

ہاں بھائی پہنچ گئے ہم اب بتاؤ لڑکی کا کیا کرنا ہے؟

سامنے سے جواب آتا ہے ٹھیک ہے اسے وہیں رکھو میں کل آتا ہوں۔۔ کہہ کر وہ فون بند کر دیتا ہے۔۔۔۔

وہ لڑکے اس کو وہیں کمرے میں بند کر کے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد وہ کوشش کرتی ہے چیخنے کی مگر اس کے منہ پر کپڑا بندھا تھا پھر اپنے ہاتھ پیروں کو ہلا کر رسی کھولنے کی کوشش کرتی ہے انہیں جدوجہد میں وہ کرسی سمیت نیچے زمین بوس ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح کی روشنی روشن دار سے چھینتی ہوئی اس کے چہرے پر پڑتی ہے جس سے اسکی نیند کی ڈور ٹوٹ جاتی ہے باہر سے پرندوں کے چہکنے کی آواز اس کے کانوں میں سنائی دیتی ہے جس سے اسے صبح ہونے کا احساس ہوتا ہے

بھوک سے برا حال تھا وہ زمین پر پڑی تھی۔۔۔۔۔

زمین پر ہی کھسکتی کھسکتی وہ دروازہ تک جاتی ہے مگر دروازہ بند تھا بہت دیر تک وہ اپنے
دونوں بندھے ہوئے ہاتھ دروازے پہ مارتی رہتی ہے مگر کچھ فرق نہیں پڑھتا آخر میں
پھر ہلکان ہو کر وہ پیچھے ہو جاتی ہے

دو دن ایسے ہی گزر جاتے ہیں نا وہ لڑکے دوبارہ آتے ہیں نا ہی کوئی اور ذی روح آتی ہے
۔۔۔اچانک ہی بھاری مردانہ آوازیں اسے سنائی دیتی ہیں۔۔۔

وہی تینوں لڑکے آتے ہیں اندر دروازہ کھولتے وے ایک اس کو نیچے سے اٹھاتا ہے اور
بولتا ہے اچھا تو آپ بھاگنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

وہ منہ سے بولنے کی کوشش کرتی ہے وہ کہتا ہے اچھا کھول رہا ہوں پھر وہ اس کا منہ
کھول دیتا ہے

وہ بولتی ہے پانی پانی پھر وہ لڑکا اس کے منہ کو پانی کی بوتل لگاتا ہے وہ کڈ کڈ کر کے سارا پانی ایک سانس میں پی جاتی ہے پھر وہ لڑکا اس کے ہاتھ کھولتا ہے بولتا ہے کھانا لایا ہوں کھالو جلدی وہ کھانے کی پلیٹ اس کے سامنے کرتا ہے وہ فوراً کھانے لگتی ہے

پھر بولتی ہے مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟ کس نے کہا تھا مجھے یہاں لانے کو؟ وہ لڑکا اس کے چہرے پر ہاتھ لگاتے ہوئے بولتا ہے اتنی بھی کیا جلدی ہے پتا چل جائے گا سب ،"""ویسے تم لڑکی ہو بڑی اچھی""" صحیح مال ہاتھ آیا ہے وہ اپنا منہ پھیرتی ہے اور چیخنے کی کوشش کرتی ہے وہ لڑکا دوبارہ اس کا منہ باندہ دیتا ہے

پھر دوبارہ کسی کو فون کرتا ہے: بھائی ہم نے اسے کھانا کھلا دیا ہے اور دوبارہ باندھ دیا ہے اسے۔۔۔۔

ویسے بھائی مال تو بڑا ٹائیٹ ہے پیچھے سے بھاری آواز آتی ہے اوہ لڑکے زبان سنبھال کر بات کرو! اچھا اچھا بھائی اتنا بھڑک کیوں رہے ہیں آپ؟؟

تم لوگ چلے جاؤ وہاں سے اب دوبارہ کبھی مت آنا میں خود دیکھ لوں گا اب اور پیسے وہیں مل جائیں گے تم لوگوں کو کہہ کر فون رکھ دیا جاتا ہے۔۔۔

اگلے دو دن تک نور وہیں کمرے میں بھوکی پیاسی بند ہوتی ہے۔۔۔۔

صبح کے 11 بج رہے تھے جب دروازہ کھلتا ہے وہ دروازہ کی آواز سے بیدار ہو کر آنکھ کھولتی ہے آنکھوں کے سامنے دھندلا تا سا وجود اسے نظر آتا ہے آہستہ آہستہ وہ وجود اس کے سامنے آتا جاتا ہے اور ساتھ ہی بھاری آواز اس کے کانوم میں سنائی دیتی ہے

۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور نور بی بی کیسا لگا آپ کو اتنے دن یہاں رہ کر"

وہ آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھتی ہے اور پورا چہرا اس کا غصہ سے لال ہو جاتا ہے وہ غصہ میں کرسی کو ہلاتی ہے

وہ کہتا ہے کیسا لگ رہا ہے اب آپ کو نور بی بی ایسے اپنے وجود کے ساتھ یہاں بیٹھی ہو اب کیا کرو گی؟ اب کر کے دکھاو مجھے اگنور وہ اس کا منہ کھول دیتا ہے وہ کہتی ہے شازین تم۔۔۔ تم نے مجھے کڈنیپ کروایا وہ بھی ان سب باتوں کی وجہ سے وہ کہتا ہے ہاں میں تم سے نکاح کروں گا پھر دیکھتا ہوں تم کیسے مجھ سے دور جاتی ہو۔۔۔۔

نور جی نہیں میں کبھی نہیں کروں گی چھوڑ دو مجھے جانے دو پلیز

شاہزین؛ میں تو عزت سے کرنا چاہتا تھا تم سے شادی مگر تم نے مجھ سے ایک دن بھی

صحیح سے بات نہیں کی اور تمہاری امی نے بھی صاف میری امی کے منہ پر انکار کر دیا

۔۔۔۔۔۔

وہ کہتی ہے کیا؟ کب؟ مجھے نہیں معلوم انہوں نے مجھ سے تو کوئی بات نہیں کی

۔۔۔۔۔

شاہزین؛ مجھے نہیں معلوم میں تم سے نکاح کروں گا۔۔۔

نور؛ دیکھو شاہزین مجھے گھر بھیج دو تم میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی پلیز ایسے مت کرو میرے ساتھ امی ابو پریشان ہو رہے ہوں گے پلیز مجھے جانے دو۔۔۔

شاہزین؛ اب تو تم مجھ سے نکاح کر کے ہی جاؤ گی ورنہ میں بہت برا کروں گا تمہارے ساتھ کسی کو منہ نہیں دکھا سکو گی وہ دانت پیستے ہوئے بولتا ہے

پھراس کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھتے ہوئے بولتا ہے۔۔ چلو شاباش کھانا کھاؤاب میں نکاح کی تیاری کروں گا پھر۔۔۔۔۔ کس رنگ کا سوٹ چاہیے تمہیں بتاو مجھے ویسے لال رنگ اٹھے گا تم پر وہی لوں گا تمہیں بہت اچھی دلہن بناؤں گا میں خود وہ اس کے چہرے کو اپنے قریب کرتا ہے وہ فوراً اپنا چہرہ پیچھے کرتی ہے وہ ہنستا ہوا کھڑا ہوتا ہے اور بولتا ہے۔۔۔

تمہے معلوم ہے تمہاری اسی ادا نے مجھے تمہارے قریب کیا ہے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

شازین رات کے بارہ بجے اپنے گھر پہنچتا ہے جبھی رابعہ بیگم اس سے بولتی ہیں کہاں غائب تھے تم سارا دن امی یہیں تھا دوستوں میں وہ کہتی ہیں سچ بتاو مجھے اور یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے دکھاؤ مجھے ؟

رابعہ بیگم شازین کے ہاتھ سے کالے رنگ کا شاپر چھین کر کھولتی ہیں اس میں ایک لال رنگ کا باکس تھا باکس کو کھولتی ہیں تو سامنے سونے کا خوبصورت سیٹ نمودار ہوتا ہے

وہ کہتی ہیں شازین یہ کیا ہے کس کے لیے لیا ہے تم نے یہ ؟؟

وہ امی میرا نہیں ہے میرے دوست کا ہے رابعہ بیگم کہتی ہیں جھوٹ مت بولو بتاؤ مجھے کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں ؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہیں یہ نور کے بھاگ نے میں تمہارا تو کوئی ہاتھ نہیں ؟؟

ارے امی کیا ہو گیا ایسا کچھ نہیں ہے، نہیں مجھے یقین نہیں آرہا شازین مجھے سچ بتادو کیا چکر چلایا ہے تم نے ؟؟

نہیں بتا رہے نا اب میں تمہیں گھر سے باہر نہیں نکلنے دوں گی چلو تم اندر میرے ساتھ

وہ اس کا ہاتھ پکڑتی ہیں اور کمرے میں لے جاتی ہے

امی کیا کر رہی ہیں آپ کچھ نہیں کر رہا میں وہ دروازہ بند کر کے چلی جاتی ہیں

اگلے کچھ دن شازین وہاں کا چکر نہیں لگا پاتا تو ان لڑکوں کو وہ فون کرتا ہے اور کہتا ہے تم لوگ جاؤ ادھر لڑکی کو دیکھو کچھ کھلاؤ پلاؤ میں تم لوگوں کو اور پیسے دے دوں گا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج صرف ایک لڑکا اکیلے ہی جاتا ہے اور اس کو کپڑے دیتا ہے اور کھانے پینے کی چیزیں رکھ کر اس کے ہاتھ پیر کھول دیتا ہے اور کمرے کو باہر سے بند کر کے چلا جاتا ہے

کچھ دن اسی طرح گزر جاتے ہیں۔۔۔۔

صبح فجر کی آذانیں ہو رہیں تھیں جب حنزالہ ایک گاؤں تک پہنچتا ہے اس پتہ کو آنے
میں اب بھی دو گھنٹے تھے جہاں نور قید تھی۔۔۔۔۔

یہ لو نور میں نے ساری تیاری کر لی ہے نکاح کی بس کچھ دیر میں مولوی صاحب بھی آجائیں گے چلو اچھے سے تیار ہو جاؤ شازین اسے شادی کا جوڑا دیتا ہے وہ اٹھا کر دور پھینک دیتی ہے اور بولتی ہے میں

''مر جاوں گی مگر تم سے شادی نہیں کروں گی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کہتا ہے؛

'' شادی تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی نور اور ویسے بھی اب تمہیں کون قبول کرے گا گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کا لیبل لگ گیا ہے تم پر اب تو کوئی تمہارا نام تک نہیں لیتا"

کیا؟ ایسا نہیں ہو سکتا امی ابو ایسا نہیں کر سکتے مجھے پتا ہے ابو میرا انتظار کرتے ہوں گے

۔۔۔۔

"کوئی انتظار نہیں کرتا تمہارا تم ایک بھاگی ہوئی لڑکی ہو"

نہیں نہیں میں نہیں بھاگی تم یہ سب اس لیے بول رہے ہو تا کہ میں تم سے نکاح کر لوں ہے نا؟ لیکن میں ایسا نہیں کروں گی۔۔۔۔

باہر دروازہ پر دستک ہوتی ہے، تم جلدی کپڑے بدلو باہر لوگ آ گئے چلو جلدی میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔

وہ جیسے ہی دروازہ کھولتا ہے تو حنزالہ فوراً اس کے سر پر بندوق رکھ دیتا ہے بتاؤ کہاں ہے لڑکی؟ کو۔۔کو۔۔کون سی لڑکی؟؟ نور کہاں ہے؟ وہ غصہ کی حالت میں چلاتا ہے، میں نہیں جانتا حنزالہ نور کو آواز لگاتا ہے نور نور کہاں ہو، نور اندر سے باہر آتی ہے اور دیکھتی

ہے۔۔۔۔

نور یہاں آجاؤ میں اے ایس پی حنزالہ سکندر تمہیں بچانے آیا ہوں چلو وہ اس کی طرف آتی ہے

شازین اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے وہ اس کی شکل اپنی طرف کر کے دھڑا دھڑ مکے اس کے چہرے پر برسانے لگتا ہے۔۔۔۔

دور شازین نیچے جا کر گرتا ہے اس کے ہاتھ کی سیدھ میں تیزاب کی بوتل پڑی تھی وہ اسے اٹھا کر کھڑا ہوتا ہے نور تم میری نہیں ہوئی نا تو کسی کی نہیں ہو گی۔۔۔

وہ تیزاب کی بوتل کھول کر اس کے چہرے کی طرف پھینکتا ہے مگر اسی لمحے حنزالہ اس

کے سامنے آجاتا ہے۔۔۔۔۔

حنزالہ کی پوشت شازین کی طرف تھی تو تیزاب بھی اس کی کمر اور گردن پر آتا ہے

کمر کی بچت ہو جاتی ہے حنزالہ نے (protective jacket) پہن رکھی تھی

۔۔۔

مگر تیزاب سے فورن ہی اس کی گردن سرخ پڑھنے لگتی ہے وہ آہستہ آہستہ دیوار کے سہارے زمین پر بیٹھتا جاتا ہے۔۔۔

اپنے ہونٹوں کو دانتوں سے کترتا ہوا درد کی شدد کم کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر درد اور جلن کی شدد ایسی ہوتی کہ وہ اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے۔۔۔

باہر پولس کی گاڑی کی آواز آتی ہے تو شازین فورن بھاگنے کی کوشش کرتا ہے، نور نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں اسے ایک لوہے کا ڈنڈا نظر آیا وہ اٹھا کر شازین کے سر پر دے مارتی ہے وہ کڑاہتی ہوئی آواز کے ساتھ زمین پر گرتا چلا جاتا ہے۔۔۔

نور بھاگ کر حنزالہ کے پاس جاتی ہے سامنے سے پلیس حوالدار اندر آتے ہیں اور جلدی جلدی حنزالہ کو کچھ لوگ گاڑی میں ڈال کر لے جاتے ہیں نور بھی انہیں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

ہسپتال آنے پر گاڑی ہسپتال کے دروازہ کے پاس روکتی ہے جلدی جلدی حنزالہ کو اندر لے جایا جاتا ہے۔۔۔

کچھ گھنٹوں تک ہسپتال کے کمرے کا دروازہ بند رہتا ہے آخر کو ڈاکٹر باہر آتے ہیں نور

بھاگتی ہوئی ان کے پاس جاتی ہے اور کہتی ہے

"ڈاکٹر حنزالہ کیسے ہیں؟" "اب ان کی حالت پھلے سے بہتر ہے وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ انہوں نے پروجیکٹ پہنی تھی ورنہ بہت نقصان ہو سکتا تھا کچھ دن آرام کریں گے تو ٹھیک ہو جائیں گے انشاءاللہ۔۔۔آپ فکر مت کریں۔۔۔

نور: "کیا میں ان سے مل سکتی ہوں؟"

جی ضرور!

اس کے کمرے کا دروازہ آہستہ آہستہ کھول کر وہ اندر اسکے بیڈ کی طرف قدم اٹھاتی ہے بیڈ کے سامنے ایک کرسی پڑی تھی وہ وہیں چپ چاپ بیٹھ جاتی ہے اس کے دماغ میں بہت سی سوچیں آتی ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سامنے بستر پر لیٹا ہوا شخص کون ہے؟ کیوں اس کی جان بچاتے بچاتے اس نے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی؟ آخر ہے کون یہ؟"

انہیں سوچوں میں اچانک ہی نور کا ہاتھ حنزالہ کے ہاتھ سے ٹکراتا ہے تبھی حنزالہ اپنی نیند سے بیدار ہو کر نور کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔۔

وہ کچھ بولنے کے لیے اپنے لب کھولتا ہی ہے کہ نور فوراً بول اٹھتی ہے،

"ابھی آپ آرام کریں ڈاکٹر نے کہا ہے آپ کو آرام کی ضرورت ہے"

اتنا کہہ کر وہ پیچھے صوفہ پر جا کے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساری رات نور کی انہیں سوچوں میں گزرتی ہے پتا ہی نہیں چلتا اچانک کھڑکی سے صبح کی روشنی اندر کمرے کو روشن کرنی شروع ہوتی ہے۔۔۔

دھوپ کی کرنیں حنزالہ کے چہرے پر پڑتیں ہیں جس کی وجہ سے وہ نیند سے بیدار ہوتا نظر آتا ہے نور فوراً اٹھ کر کھڑکی کے پردے ٹھیک کرتی ہے جبھی حنزالہ کی آواز اس کے کانوں میں سنائی دیتی ہے؛

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"رہنے دو مجھے صبح کی روشنی بہت پسند ہے پردے ہٹا دو"

جی ٹھیک ہے! کہتی وہ پردے ہٹا کر جانے لگتی ہے جبھی حنزالہ اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے وہ فوراً اس کے پاس جاتی ہے پیچھے سے تکیہ صحیح کرتی اس کو سہارا دیتے ہوئے پیچھے کر کے بیٹھاتی ہے

پھر پوچھتی ہے آپ کو پانی دو؟ہمم۔۔۔گلاس میں پانی نکال کر وہ اس کے سامنے کرتی ہے۔۔۔۔

پانی کے گلاس کو سائڈ پر رکھ کے وہ پیچھے صوفوں پر جا کہ بیٹھنے لگتی تبھی حنزالہ کہتا ہے "ادھر بیٹھو نور" وہ جھجکتی ہوئی حنزالہ کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

تھوڑی دیر دونوں کے درمیان مکمل خاموشی چھائی رہی پھر اچانک حنزالہ کی آواز نور کے کانوں میں آتی ہے۔۔۔"مجھ سے نکاح کرو گی؟"

نور کی نظریں جو اسکے ہاتھوں پر ٹکی ہوئیں تھیں وہ فورن حنزالہ کے چہرے پر پڑتی ہیں ۔۔۔

حنزالہ آج پہلی دفع اس کی ہیزل رنگ کی درمیانی آنکھوں کو دیکھتا ہے اور ساتھ ہی اس

میں چھپے سوالاتوں کو بھی پڑھ لیتا ہے۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولتا ہے؛

"ابھی حالات بلکل بھی ایسے نہیں نور کہ میں تمھیں اکیلا چھوڑ دوں تمھیں نہیں معلوم تمہاری کڈنیپنگ کے بعد تمہارے گھر میں کیا کیا ہوا ہے۔۔۔۔ٹھیک ہے ہم کچھ عرصہ کے لیے یہ نکاح کر لیتے ہیں پھر جیسی تمہاری مرضی ہو گی وہی ہو گا مگر آج ہمیں کسی بھی حالت میں نکاح کرنا ہو گا نور، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں نور تمہاری مرضی کہ خلاف کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔"

نور اپنی نگاہیں پھر اپنے ہاتھوں کی طرف کر لیتی ہے،، پانچ منٹ تک کمرے میں مکمل خاموشی چھائی رہی اچانک حنزالہ کے کانوں میں ایک آواز سنائی دی "ٹھیک ہے" مگر آپ کو ابھی بتانا ہو گا کہ میرے جانے کہ بعد کیا ہوا تھا؟

حنزالہ الف سے ی تک ساری کہانی اسے سنادیتا ہے اور پھر کیا؟ نور کا تو رو رو کر برا حال ہو گیا۔۔۔۔۔۔وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولتی یے میری امی کہاں ہیں میری امی؟ مجھے ان سے ملنا ہے۔۔۔۔

"وہ میرے گھر پر ہیں اور بلکل ٹھیک ہیں پریشان مت ہو تم اگر تم چاہو تو ہم ابھی یہاں سے چھٹی لے سکتے ہیں اور میرے گھر جا کر نکاح کر لیں گے ان کے سامنے؟"

نہیں نہیں آپ کو آرام کی ضرورت ہے میں خود چلی جاتی ہوں؟ نہیں میں جب رات میں نکل رہا تھا تو ان سے وعدہ کیا تھا میں نے "چاہے کچھ بھی ہو جاے میں اب تمہیں ساتھ لے کر ہی گھر جاوں گا۔۔۔۔"

انہوں نے مجھ سے یہ وعدہ بھی لیا تھا کہ میں آپ کو اپنا نام دوں گا آپ پر کوئی غلط الزام

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں لگنے دوں گا۔۔۔۔

پھر حنزالہ اپنے فون پر کسی کا نمبر ملاتا ہے اور بولتا ہے "انتظامات کر لو سارے آج عصر میں نکاح ہو گا یہیں ہسپتال میں۔۔۔۔۔اور میرے گھر جا کر سحر سے کچھ کپڑے لے آنا نور کے لیے میں اس کو فون کر دیتا ہوں وہ دے دے گی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنزالہ پھر اپنے فون پر دوسرا نمبر ملاتا ہے اور وہاں سے فورن جواب آتا ہے "السلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ؟ مجھے پتا چلا ہسپتال میں ہیں آپ؟ کیسی طبیعت ہے آپ کی؟ ارے ارے میری گڑیا میں بلکل ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا مجھے، میری پیاری سی بہن کی دعائیں جب تک میرے ساتھ ہیں تو کیسے کچھ ہو سکتا ہے مجھے بھلا۔۔۔۔اچھا ارسلان آے گا اسے کپڑے دے دینا ٹھیک ہے ہم رات تک آجائیں گے۔۔۔۔ٹھیک ہے بھائی۔۔۔۔"

پھر دروازہ پر دستک ہوتی ہے اور ارسلان (حنزالہ کا دوست، اس کی بہن سحر کا شوہر) اندر ناشتہ کا سامان لے کر داخل ہوتا ہے اور میرے بھائی کیسی طبیعت ہے؟

بس اب تو بہتر ہوں ایسا کر ڈاکٹر سے بول کر آج ہی ڈسچارج کروا لے مجھے کمر اکڑ گئی لیٹے لیٹے اس بستر پر،، اچھا چل ٹھیک ہے میں کرتا ہوں بات یہ لیں نور بھابھی ناشتہ آپ دونوں کر لیں سحر نے بھیجا ہے۔۔۔۔

اچھا چلو میں آتا ہوں اب سارے انتظامات کر کے آپ لوگ ناشتہ کر لیں•

رو کو ایک منٹ ارسلان پھر حنزالہ نور سے مخاطب ہوتا ہے؛"نور اگر آپ کو تیار ہونے جانا ہے تو آپ چلی جائیں ارسلان کے گھر اس کی امی اور بہن ہوں گی آپ کو تیار کر دیں گی، نہیں میں انہیں کپڑوں میں ٹھیک ہوں! اچھا پھر کپڑے یہیں منگوا دیتا ہوں میں

آپ یہیں چینج کر لیں نور ہلکا سا سر ہلا کر کھڑی ہو جاتی ہے"

اور ارسلان بھی کمرے سے نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔

"نور بنت سکندر آپ کا نکاح محمد حنزالہ سکندر بمعاوضہ حق مہر دو لاکھ روپے اپنے نکاح میں قبول ہیں ؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور کے برابر میں ایک لڑکی بیٹھی تھی وہ اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیتی ہے۔۔

نور سامنے بیٹھے حنزالہ کو ایک نظر دیکھتی ہے پھر آنکھیں بند کر کے لمبا سانس خارج کرتی ہے پھر آہستہ آواز میں "قبول ہے" کہتی۔۔۔

اس کی میٹھی سی آواز سارے کمرے میں گونجتی ہے اور سب کے چہروں پر خوشی کی ایک لہر طاری کر جاتی ہے۔۔۔۔

مبارک ہو نور بھابھی اس کے برابر میں ایک سفید آباے میں لڑکی اپنے چہرے کو بھی سفید نقاب سے ڈھکی ہوئی بیٹھی تھی وہ لڑکی فورن ہی اس کے گلے لگتی ہے اور کہتی ہے
مبارک ہو پیاری بھابھی، نور ایک نظر اسے اپر سے نیچے تک دیکھتی ہے۔۔۔۔۔)
"دکھنے میں تو اتنی پیاری لڑکی ہے مگر اس نے خود کو چھپایا ہوا کیوں ہے ؟")اپنے دل میں سوچتی ہے۔۔۔۔

میں مہرین ہوں بھابھی سحر کی بیسٹ فرینڈ اور حنزالہ بھائی کے بیسٹ فرنڈ کی بہن (ارسلان کی بہن)اصل میں، میں مدرسہ میں تھی ورنہ میں آپ کو تیار کرنے ضرور

آتی مجھے جیسے ہی سحر کی کال آئی تو میں فورن آ گئی یہاں "ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ"

اس نے سفید رنگ کی لمبی پیروں سے تھوڑی اپر آتی فروک پہن رکھی تھی جس کی آستینیں چوڑی دار اور اس کی آستین پر گولڈن بنارسی پائیپن لگی تھی فروک کے ارد گرد بھی ایسی ہی پائپن تھی، فروک کے نیچے تنگ چوری دار پجامہ اور سر پر لال رنگ کا چنری دوپٹہ بڑی نفاست سے سیٹ کر رکھا تھا پیروں میں سفید گولڈن کھسے پہن رکھے تھے۔۔۔

مہرین اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتی ہے اور اس کے دونوں ہاتھوں میں سفید اور لال پھول کے خوبصورت گجرے پہناتی ہے۔۔۔

پھر اپنا موبائل پرس سے نکالتی ہے اور بولتی ہے ایک منٹ میں یہ تصویر سحر کو بھیج دوں اس نے بہت پیار سے یہ گجرے بنائے تھے اپنی بھابھی کے لیے اور اس نے کہا تھا نکاح کے فورن بعد یہ میں آپ کو پہناوں۔۔۔۔۔بہت پیارے لگ رہے ہیں آپ کے ہاتھ میں یہ بھابھی۔۔۔۔

رات آٹھ بجے کا وقت تھا جب ان کی گاڑی ایک بڑے سے محل نما گھر کے سامنے روکتی ہے گھر کا دروازہ کھلتا ہے اور گاڑی اندر گھر میں داخل ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

دراز قد پتلی گوری رنگت کی مالک وہ لڑکی مہرین کے برابر چلتی لمبی مہرون شال اوڑی اپنے چہرے کو نقاب سے ڈھانکی ان کی گاڑی کا دروازہ کھولتی ہے اور نور کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی سے اتارتی ہے اور گلے سے لگا کر بولتی ہے۔۔۔

Welcome to your house! Piyari bhabhi jan.

نور کو پہلے تو کچھ سمجھ نہیں آتا پھر حنزالہ اس کے برابر میں آتا ہے۔۔۔۔

حنزالہ نے بھی سفید رنگ کا کرتا شلوار اور اس پر اسکن رنگ کی شال لی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ نور کا سحر سے تعارف کرواتا ہے اسے بتاتا ہے یہ میری گڑیا ہے "سحر" وہ ہلکہ سا اپنے سر کو ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر سحر نور اور حنزالہ کا ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں دیتی ہے اور کہتی ہے چلیں بھائی اب بھابھی کو اندر لے کر آئیں۔۔۔

نور اپنا ہاتھ حنزالہ کے ہاتھ میں دیکھتی ہے پھر نظر اٹھا کو حنزالہ کو دیکھتی ہے۔۔۔۔ تو حنزالہ اس کی طرف جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہے

"پلیز سحر اور باقی سب کے سامنے نارمل رہیں ہم ابھی کسی کو کچھ

نہیں بتا سکتے" وہ منت بھری نظروں سے اسے دیکھتا ہے تو وہ ہلکہ سا اپنے سر کو ہلا دیتی ہے۔۔۔۔

مہرین پھولوں کی پلیٹ ہاتھوں میں پکڑے باہر آتی ہے اور کہتی ہے بھائی آ بھی جائیں آپ اندر۔۔۔۔

پھر وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے اندر آتے ہیں سحر اور مہرین ان دونوں پر پھولوں کی برسار کرتے ہیں دونوں ہی سفید لباس میں اپنے محل کے شہزادے اور شہزادی لگ رہے تھے بلکل پرفیکٹ میچ لگ رہا تھا دونوں کا۔۔۔۔

اندر آتے ہی بائیں جانب ایک وسیع کشادہ ڈرائنگ روم تھا وہ دونوں اندر آتے ہیں تو سامنے نسیمہ بیگم ایک صوفہ پر بیٹھیں تھیں نورا نہیں دیکھتے ہی فورن ان کی طرف دوڑ لگاتی ہے اور ان کے گلے سے جالگتی ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہیں اپنے گلے سے لگائے روتی جاتی ہے مگر اس کا دل ہلکا ہی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"امی میں نے آپ کو بہت یاد کیا اور ا۔۔۔۔ب۔۔۔۔۔و۔۔۔۔ابو کے نام پر اسے اور رونا آتا ہے پیچھے سے سحر آ کر ان دونوں کو تسلی دیتی ہے اور نسیمہ بیگم سے کہتی ہے امی میں نے آپ سے کہا تھا نہ بھائی ضرور ملوائیں گے آپ کو نور سے اب دیکھیں آپ نے رونا نہیں ہے بلکل بھی ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طبیعت کے نام پر نور سحر کو دیکھتی ہے اور کہتی ہے کیا ہوا ہے امی کی طبیعت کو آج سے پہلے تو امی کی کبھی طبیعت خراب نہیں ہوئی۔۔۔

سحر کڑ بڑا جاتی ہے پھر پیچھے سے حنزالہ نور کو پکڑتا ہے اور کہتا ہے "کچھ نہیں ہوا امی بلکل ٹھیک ہیں بس ایسے ہی معمولی سا بخار تھا صبح انہیں مجھے سحر نے بتایا تھا"

سحر اور حنزالہ نسیمہ بیگم کو امی ہی کہتے تھے کیونکہ ان کی امی ابو کی ڈیتھ ہو گئی تھی اور نسیمہ بیگم بھی نور کے بغیر بہت اداس رہتی تھیں اسی لیے وہ دونوں انہیں امی کہنے لگے ۔۔۔

باہر سے مہرین سب کو کھانے کے لیے بلاتی ہے تو سحر نسیمہ بیگم کو پیار سے تھام کر اپنے ساتھ کھانے کی میز تک لاتی ہے اور پیچھے ہی نور اور حنزالہ بھی آتے ہیں۔۔۔

سحر اور مہرین مل کر سب کو کھانا کھلاتے ہیں "گڑیا، مہرو بیٹھ جاو نا آپ دونوں بھی کھاو ہمارے ساتھ" حنزالہ انہیں بیٹھنے کا کہتا ہے۔۔۔

نہیں بھائی ہم دونوں آرام سے کھالیں گے ابھی ہمیں اپنی بھابھی کی خدمت کرنے دیں مہرین نور کی طرف کباب کی پلیٹ لے جاتے ہوے کہتی ہے۔۔۔نسیمہ بیگم اس طرح سے سب کو دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہیں۔۔۔

"ارے نہیں مہرین میں نہیں کھا سکتی اتنا"

ارے مہرین بیٹا اس کا پیٹ چونٹی جتنا ہے یہ کھانے کے لیے جتنا شور مچاتی تھی نہ اس سے بھی کم یہ کھانا کھاتی تھی گھر میں"۔۔۔کوئی بات نہیں امی یہ بھائی کے ساتھ رہ کر زیادہ کھانا سیکھ لیں گی سحر مسکراتے ہوئے بولتی ہے تو سب مسکراتے ہیں۔۔۔

حنزالہ کھانا کھا کر اٹھتا ہے اور نسیمہ بیگم کے پاس جاتا ہے اور بولتا ہے " چلیں امی میں آپ کو آپ کے کمرے میں لے کر جاتا ہوں" بہت ہی عزت اور پیار کے ساتھ انہیں تھام کر اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے نور کو اس طرح اپنی ماں کا خیال رکھتے دیکھ اطمینان ہوتا ہے۔۔۔

پھر مہرین اور سحر بھی نور کے پاس آتی ہیں اور بولتی ہیں چلیں بھابھی ہم بھی آپ کو

آپ کا کمرہ دکھاتے ہیں۔۔۔۔

سیڑھیاں چڑھ کر اوپر دو کمرے بنے تھے "بھابھی یہ میرا روم ہے اور امی بھی میرا ساتھ ہی سوتی ہیں اور یہ آپ کا اور بھائی کا روم ہے" سحرا سے تفصیل سے بتاتی ہوئی کمرے کا دروازہ کھولتی ہے۔۔۔

کمرے میں نیم اندھیرا تھا سامنے بیڈ جو کہ پھولوں کی پتیوں سے سجا ہوا تھا دوسری طرف ڈریسنگ ٹیبل سجی ہوئی تھی اس پر پھولوں کی کچھ پتیاں سجائی گئیں تھیں اور ساتھ ہی موم بتیاں بھی رکھی جل رہی تھیں سامنے بالکونی کے پردے ہوا سے لہرا رہے تھے اور چاند کی روشنی پورے کمرے کو روشن کیے ہوے تھی۔۔۔

مہرین سارے روم کی لائٹ جلاتی ہے تو پورا کمرہ روشن ہو جاتا ہے بہت ہی حسین دل کش کمرہ سحر اور مہرین مل کر اسے بیڈ پر بٹھاتے ہیں۔۔۔۔

"بھابھی آپ کے لیے میں نے کچھ کپڑے الماری میں ٹانگ دیے ہیں مجھے آپ کی پسند کا علم تو نہیں تھا زیادہ تو میں نے امی سے پوچھا انہوں نے مجھے آپ کی ڈریسنگ بتائ اس حساب سے میں نے کپڑے خرید لیے تھے اگر آپ کو پسند نہیں آے تو بتا دیے گا؟
نہیں کوئ مصلح نہیں سحر میں پہن لوں گی"

پھر وہ دونوں کمرے سے باہر چلی جاتی ہیں۔۔۔

نور اپنے ہاتھوں کو گود میں دیے بیٹھی تھی تبھی اس کی نظر سامنے بالکونی سے نظر آتے چاند پر پڑتی ہے، وہ بیڈ سے اٹھ کر بالکونی کی طرف بڑھتی ہے جیسے ہی وہ بالکونی میں قدم رکھتی ہے تو پوری بالکونی ہلکی دھیمی روشنی سے جگمگا اٹھتی ہے اور پیچھے کمرے کی لائٹس خود ہی بند ہو جاتی ہیں۔۔۔

وہ اپنے قدم آگے کی طرف بڑھاتی ہے اس کی نظر سامنے چاند پر ہی ٹکی تھی چاند کے قریب بلکل سمندر کی لہریں نظر آ رہیں تھیں اچانک ہی اس کی آنکھوں کے سامنے ایک پورانی یاد گزرتی ہے۔۔۔۔۔

(ماضی)

نور یہ دیکھو کتنی اچھی جگاہ ہے نہ میں بھی اپنے روم میں ایسی بالکونی بنواں گا وہ دونوں ٹیب پر ویڈیو دیکھ رہے تھے تبھی اذلان کی نظر اس ویڈیو پر پڑی جو بلکل حنزالہ کی بالکونی جیسی تھی، سچی اذلان پھر تو ہم دونوں رات میں وہاں بیٹھ کر ساتھ میں چاے پیا کریں گے اور ڈھیر ساری باتیں کریں گے وہ چہکتی ہوئی اذلان سے اپنی خواہش کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔۔

کاش اذلان آج آپ میرے ساتھ ہوتے وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولتی ہے آج بھی

اس کی یاد آتے ہی اس کا چہرہ بھیگ گیا تھا۔۔۔

آسمان پر چاند کو دیکھتے ہوئے وہ زمین پر بیٹھ جاتی ہے دونوں ہاتھوں کو اپنے ارد گرد لپیٹے اپنے سر کو گود میں جھکائے وہ پھوٹ پھوٹ کر کسی چھوٹے سے بچے کی طرح رونے لگتی ہے۔۔۔

پیچھے سے کوئی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دیتا ہے وہ فورن موڑ کر اس شخص کے گلے سے لگ کے رونے لگتی ہے وہ جب بھی روتی تھی ہمیشہ اس کے دل پر ایک بوجھ سارہ جاتا تھا مگر آج، آج وہ بہت زور زور سے رو رہی تھی وہ شخص اس کی کمر سہلاتا ہوا اسے حوصلہ دے رہا تھا کافی دیر رونے کے بعد اس کی آواز کم ہونے لگتی ہے اس کے آنسوؤں کی شدد تھم نا شروع ہو جاتا ہے آج کافی عرصہ بعد اس کے وجود میں ایک سوکون شامل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

بہت دیر تک وہ یوں ہی اس کے گلے سے لگی بیٹھی رہی۔۔۔۔

اپنی یادوں میں تو وہ سب بھول ہی بیٹھی تھی کہ وہ کہاں پر ہے کس شخص کے گلے لگی بیٹھی ہے وہ تو دوبارہ چھ سال پیچھے جا چکی تھی وہی منظر وہی چاند وہی سمندر کی لہریں وہی دو وجود چاند کو اور سمندر کی لہروں کو محسوس کرتے ہوئے بس فرق اتنا تھا وہ گھر تبدیل ہو چکا تھا اس کو گلے سے لگایا ہوا وہ شخص کوئی اور تھا مگر احساس وہی تھا جذبات وہی تھے وہ اس کی کمر کے گرد بندھے ہاتھوں کی گرفت کو مضبوط کرتی ہے اور اپنے ہونٹوں کو ہلاتے ہوئے کچھ بولنے کی کوشش کرتی ہے اس کی زبان سے آج بھی ایک ہی الفاظ نکلتا ہے "اذ۔۔۔ل۔۔۔ا۔۔۔۔ن۔۔۔۔
چ۔۔۔۔ن۔۔۔۔د۔۔۔۔ا۔۔۔" پھر اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرتا ہے۔۔۔۔

اس کی آواز پر حنزالہ کی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے وہ اس سے دور ہونا چاہتا ہے مگر نور، نور تو اسے اپنا اذلان سمجھ کر گلے سے لگائے بیٹھی تھی کہ اگر اس نے زرا بھی گرفت

ڈھیلی کی وہ اسے چھوڑ جاے گا دوبارہ اس بھری دنیا میں پھر وہ کیا کرے گی؟؟

"اذل۔۔۔ان۔۔۔۔۔پلی۔۔۔ز۔۔۔۔اب آ۔۔۔پ۔۔۔۔۔اپ۔۔۔نی۔۔۔۔

چن۔۔دا۔۔۔۔کو مت چ۔۔ھوڑن۔۔۔ا۔۔۔۔آپ کو نہ۔۔۔یں۔۔۔۔۔۔

مع۔۔۔ل۔۔وم۔۔۔۔۔آپ کی چ۔۔ندا۔۔۔۔۔۔نے چھ۔۔۔۔ے۔۔۔۔سال

کیس۔۔۔۔ے آپ کے بغ۔یر۔۔۔۔ گزار۔۔۔رے۔۔۔۔آج بہ۔۔۔۔ت

عرص۔۔۔ہ بعد آپ مجھ۔۔۔ے۔۔۔۔۔دب۔۔ارہ۔۔۔مل۔۔۔ے۔۔۔۔۔ہیں

۔۔۔۔اذلان۔۔۔۔۔۔می۔۔ں۔۔۔۔۔۔۔آپ۔۔۔ک۔۔۔ی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چ۔۔۔۔۔ن۔۔۔۔۔۔د۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔"

بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ وہ یہی چند الفاظ ادا کر سکی تھی بہت دیر رونے کے بعد وہ وہیں حنزالہ کے گلے لگے لگے ہی سو گائی۔۔۔

صبح کی کرنیں سیدھا حنزالہ کے چہرے پر پڑتی ہیں جس کی وجہ سے وہ نیند سے بیدار ہو کر آنکھیں کھولتا ہے۔۔۔وہ پیچھے دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اس کے اوپر نور اس کے کندھے پر سر رکھی پر سکون نیند سو رہی تھی۔۔۔

حنزالہ اس کے چہرے پر آتی کچھ شرارتی لٹوں کو ہٹاتا ہے اس کی ملایم سفید جلد کو آج وہ بڑی فرست سے اتنا قریب سے دیکھ رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دماغ میں نور کی رات والی حالت بھی چل رہی تھی،۔۔۔

اس کی آنکھوں کے نیچے اب بھی آنسوں کے قطرے چمک رہے تھے حنزالہ اپنی انگلیوں کی پوروں سے بہت احتیاط کے ساتھ انہیں صاف کرتا ہے نور اس کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کرتی ہے اور آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولتی ہے۔۔۔۔

رات بھر بہت زیادہ رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں نہیں کھل پا رہیں تھیں وہ چھوٹی سی آنکھ کھول کر خود کو جیسے ہی حنزالہ پر سوتا دیکھتی ہے تو فورن ہی اٹھ کھڑی ہوتی ہے

اور حنزالہ سے دور ہٹ کر کھڑی اپنی آنکھوں کو مسلتی ہے۔۔۔

حنزالہ اس کے قریب جاتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واش روم میں لے جاتا ہے اور اس کا فیس واش کرتا ہوا بولتا ہے "رات میں بہت زیادہ رونے کی وجہ سے جلن ہو رہی ہو گی "تو نور اس کی بات پر بولتی ہے "ہمم ہو جاتی ہے ہمیشہ۔۔۔۔"

پھر اچانک اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے جیسے آپ کو کیسے معلوم؟ پھر کہتی ہے "میرے آئی ڈروپس ہیں میں آپ کو نام بتا دوں گی آپ لے آیئے گا"

۔۔۔۔۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں میں اب ان آنکھوں سے کبھی آنسوؤں کو نکلنے ہی نہیں دوں گا" وہ اسے ٹاول پکڑاتے ہوئے اس کی انکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولتا ہے۔۔۔۔ وہ حنزالہ سے ٹاول لیتی ہوئی جواب دیتی ہے آپ بھول رہے ہیں یہ شادی

صرف کچھ عرصہ کے لیے ہے تو کوئی ایسا وعدہ نہیں کریں جو پورا نہ کر سکیں۔۔۔

"وعدہ اگر پورا نہیں ہوں تو صرف وعدہ نہیں ٹوٹتا ساتھ میں انسان کے جزبات اور اس کا دل بھی کرچی کرچی ہو جاتا ہے"

اتنا کہہ کر وہ واش روم سے باہر نکل جاتی ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نیچے ناشتہ کی ٹیبل پر دونوں ساتھ جاتے ہیں تو نسیمہ بیگم انہیں ساتھ دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہیں نور نے گرین رنگ کی کرتی اس میں اسکن رنگ کے پھول بنے تھے اس کے نیچے اسکن رنگ کا پجامہ گرین اور اسکن رنگ کا دوپٹہ ایک سائڈ پر ڈالا ہوا تھا اس کے بھورے لمبے بال کمر پر پھیلے ہوے تھے۔۔۔

وہ سیدھا جا کر نسیمہ بیگم کے گلے لگتی ہے اور انہیں کے برابر والی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے

حنزالہ نے بھی اسکن رنگ کا کرتا شلوار پہنا تھا وہ بھی اس کے برابر والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

سامنے کچن سے سحر چائے کی ٹرے پکڑے آتی ہے۔۔۔بلیو رنگ کی سیدھی لمبی قمیض اس کے نیچے سفید چوری دار پجاما سفید دوپٹہ کو دونوں شانوں پر سجائے تھوڑا سا حصہ سر پر ٹکائے نور دے مخاطب ہوتی ہے السلام علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ؟؟نور ہلکا سا سر کو ہلاتی ہوئی سلام کا جواب دیتی ہے۔۔پھر سب کو چائے پیش کرتی ہے۔۔۔

ناشتہ کی ٹیبل پر سحر حنزالہ سے مخاطب ہوتی ہے حنزالہ بھائی آپ نے ولیمہ کے بارے میں کیا سوچا ہے؟سحر کی اس بات پر نور حنزالہ کو سوالیہ نظروں سے گھورتی ہے۔۔۔۔

دیکھو گڑیا ابھی سوچا تو نہیں ہے ہاں مگر ولیمہ بھی ضروری ہے مجھے اپنی ٹیم کو توڈنر دینا ہی ہو گا چلو رات میں اس بارے میں بات کرتے ہیں وہ اپنے ہاتھ صاف کرتا کرسی سے

کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

ارے بھائی آپ کہاں جا رہے ہیں؟

مجھے تھوڑا کام ہے میں شام تک واپس آجاوں گا مگر بیٹا!! نسیمہ بیگم کچھ بولنے کی کوشش کرتی ہیں تو نور ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر چپ کراتی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا بھائی میں آپ کے کپڑے نکال دوں سحر کہتی ہوئی کھڑی ہوتی ہے تبھی نسیمہ بیگم اسے روک دیتی ہیں "ارے بیٹا اب اس کی بیوی آگئی ہے نور نکال دے گی جاو نور اس کے کپڑے نکالو"

وہ سحر کا ہاتھ پکڑ کر اسے بٹھا دیتی ہیں اور نور کو حنزالہ کے پیچھے بھیجتی ہیں۔۔۔۔

حنزالہ المار ی میں گھسا کپڑے نکال رہا ہوتا ہے تو پیچھے سے نورا سے مخاطب کرتی ہے

"میں نکال دوں ؟"،

"نہیں میں نکال لوں گا شکریہ "

ہاتھ میں کپڑے لیے وہ چینجنگ روم کی طرف بڑھتا ہے تو وہ بیڈ پر جا کے بیٹھ جاتی ہے

۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سفید شرٹ اور بلیو جینز میں وہ چینجنگ روم سے باہر نکلتا ہے شیشہ میں دیکھ کر اپنے بال ٹھیک کرتا ہے تبھی اس کے کانوں میں نور کی آواز آتی ہے۔۔۔۔

"کیا ولیمہ کرنا ضروری ہے ؟"

وہ نور کی طرف آتا ہوا کہتا ہے۔۔۔۔"نور میں جس پوسٹ پر ہوں میں اپنے نکاح کو چھپا نہیں سکتا اور ویسے بھی بہت سے لوگوں کو تو میرے نکاح کی رات میں ہی خبر ہو گئ ہو گی اسی لیے بہتر نہیں کہ میں سب کو ولیمہ میں بلا لوں؟"

وہ تھوڑا سا اس کی طرف جھکتا ہے تو وہ ڈر کر اپنا منہ دوسری طرف کرتی ہے اور اپنی آنکھوں کو بند کر لیتی ہے وہ فورن ہی اپنا والٹ اٹھا کر پیچھے ہو جاتا ہے وہ اپنی آنکھیں کھول کر دیکھتی ہے تو وہ اپنی کلائی پر برانڈڈ واچ باندھ رہا تھا۔۔۔۔اچھا اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو شام میں تیار ہو جایئے گا میں آ کر لے جاوں گا۔۔۔۔۔

اتنا کہتا ہوا وہ کمرے سے باھر جاتا ہے اور نور پیچھے ہو کر سکھ کا سانس لیتی ہے۔۔

دوپہر کا وقت تھا جب سحر نور کے کمرے میں آتی ہے "بھابھی سو رہیں تھیں آپ؟ وہ

میں آپ کو کھانے کا بولنے آئی تھی ویسے تو میں دوپہر میں ہوتی نہیں ہوں آج ہفتہ ہے تو میں گھر پر ہوں میں نے سوچا آپ کو بھی کھانے کے لیے ساتھ بلا لوں ورنہ امی بے چاری میرے بغیر ہی روز نجیبہ باجی (کام والی) کے ساتھ ہی کھانا کھاتی تھیں آج وہ بھی خوش تھیں کے آپ اور میں بھی ان کے ساتھ ہیں۔۔۔"

اچھا میں آئی۔۔۔۔اتنا بول کر وہ اٹھ کر واش روم کی طرف جاتی ہے۔۔۔

دوپہر کا کھانا کھا کے وہ دوبارہ اپنے کمرے میں سر درد کا بہانا کر کے آ کر بیٹھ جاتی ہے

۔۔۔۔

اس کی نظر بالکونی پر پڑتی ہے تو اسے رات والا منظر یاد آتا ہے۔۔۔کیا انہوں نے سب سن لیا تھا؟ وہ خود سے مخاطب ہوتی ہے۔۔۔اگر انہوں نے سب سن لیا تھا تو مجھ سے کچھ پوچھا کیوں نہیں؟۔۔۔۔

یہ کیسا اتفاق تھا جیسی بالکونی اسے اور اذلان کو پسند تھی وہی آج اس کے سامنے تھی

بسس فرق اتنا تھا کہ اس کا اذلان آج اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔۔۔

شام کے پانچ بج رہے تھے جب حنزالہ کمرے میں آتا ہے اور نور کو بستر پر لیٹا دیکھتا ہے

۔۔۔۔"نور آپ تیار نہیں ہوئیں؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں؟

نور اس کی طرف دیکھ کر اٹھتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا آپ کو شاپنگ پر لے کر جاؤں گا؟؟؟"

اچھا اچھا! نہیں مجھے ضرورت نہیں میری ضرورت کی ہر چیز موجود ہے مجھے نہیں چاہیے کچھ۔۔۔۔

پھر بھی نور یہ سب تو سحر نے اپنی پسند سے لیا ہے نا آپ اپنی پسند کا لے لیں۔۔۔

نہیں ٹھیک ہے ایسے ہی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا چلیں پھر نیچے چائے لگ گئی ہے سب کے ساتھ چائے پیتے ہیں وہ اپنے سر کو اثبات میں ہلاتی کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔۔

نیچے چائے پر سب ایک ساتھ موجود تھے مہرین اور ارسلان بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔۔۔

"اور بھابھی آپ کو کیا کیا پکانا آتا ہے؟"مہرین نور سے مخاطب ہوتی ہے۔۔۔۔۔

تبھی نسیمہ بیگم نور کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولتی ہیں ارے بیٹا اس نے تو کبھی چائے کی ٹرے کچن سے اٹھا کر ٹیبل پر نہیں رکھی۔۔۔ کھانا پکانا تو دور کی بات بہت نازوں سے پالا ہے سکندر صاحب نے اس کو مجھے تو کچھ بولنے ہی نہیں دیتے تھے

۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں تو امی یہاں بھی تو ہر کام کے لیے اتنے ملازم ہیں"

"میری پیاری سی بھابھی ہیں ہم ان کو یہاں بھی کوئی کام نہیں کرنے دیں گے"،ہمم کیوں بھائی؟سحر نور کے حق میں بولتی ہے۔۔۔

حنزالہ نور کی طرف دیکھ کر سر ہلاتا ہے۔۔۔

ارسلان سفید شرٹ ڈاک بلو جینز بالوں کو جیل سے اچھی طرح جمائے سامنے بیٹھی سحر کو بار بار اپنی بڑی بڑی کالی آنکھوں سے گھور رہا تھا وہ سامنے بلو شرٹ سفید پجاما سفید دوپٹہ سے اپنے سر کو ڈھکی بیٹھی تھی اور خود پر اس کی نظروں کی تپش محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

برابر میں بیٹھا حنزالہ سالار سے مخاطب ہوتا ہے مگر اس کی نظریں، دل، دماغ سامنے شرم سے آنکھیں اور سر جھکائے بیٹھی سحر پر تھیں۔۔۔

حنزالہ ارسلان کے قریب ہو کر بولتا ہے بیٹا جی اگر آپ صحیح سے نہیں دیکھ پا رہے ہے تو ابھی رو خصتی کر دوں میں؟؟

ارسلان ہڑ بڑاتا ہوا اپنی نظریں اس کی طرف سے ہٹاتا ہے اور پیچھے ہو کر موبائل چلاتے ہوے بولتا ہے کو۔۔کون کس۔۔۔ک۔۔ی؟؟ تیری اور کس کی؟ حنزالہ بائیں آنکھ دباتے ہوے بولتا ہے۔۔۔

تبھی سحر شرماتی ہوئی چاے کی ٹڑے اٹھا کر کچن کی طرف جانے لگتی ہے۔۔۔۔۔

ارسلان بھی فورن فون کال کا بہانا کر کے باہر چلا آتا ہے۔۔۔۔

وہ کچن میں ٹرے سے چاے کے برتن الگ کر رہی تھی۔۔۔۔

ارسلان کچن کی دیوار سے ٹیک لگاے دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے سحر کو پیچھے سے دیکھ رہا تھا اس کے لمبے گولڈن بال اب دوپٹہ کی قید سے آزاد ہو چکے تھے کمر سے نیچے تک وہ اپنی ہی دہن میں جھول رہے تھے جو کہ ارسلان کا سر عام قتل کرنے کے لیے

کافی تھے۔۔۔۔

"ایک وہی تو تھی جو اس کی پہلی محبت تھی اور پہلی محبت تو بہت خوش نصیبوں کے نصیب میں لکھی جاتی ہیں۔۔۔اور محمد ارسلان چوہدری وہ ان خوش نصیبوں کی فہرست میں شامل تھا۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کھلی کھلی سی زلفیں تیری انہیں لاکھ تو سنوارے۔۔۔۔

میرے ہاتھوں سے سورتیں تو کچھ اور بات ہوتی"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ڈر کر پیچھے مڑتی ہے تو ارسلان دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے کچن کی دیوار پر ٹیک لگائے مسکراتا ہوا اسے گھورتا شیر پڑ رہا تھا۔۔۔

ارے آپ یہاں پر کوئی دیکھ لے گا اچھی بات نہیں ہوتی ارسلان آپ اندر جائیں ۔۔۔سحر ڈرتی ہوئی اسے بولتی ہے تبھی

ارسلان دونوں ہاتھ کھولتا ہوا اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔۔۔اور بولتا ہے ارے میری جان میری بیوی محترمہ ہیں کسی میں ہمت جو مجھے اپنے بیوی سے ملنے نہیں دے ۔۔۔۔

پلیز ارسلان جائیں نہ آپ۔۔۔وہ ڈرتی شرماتی ہوئی پیچھے سلپ سے جا لگتی ہے اور ارسلان اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتا ہوا اس کے بلکل قریب آتا ہے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑتا ہے ارسلان کے گرم ہاتھوں کی تپش سحر کے پورے وجود کو پگھلا دینے کے لیے کافی تھی اور پھر سحر کے کان کی طرف جھک کر دھیمی آواز میں غزل پڑتا ہے۔۔۔

"تیری ان نیلی جھیل سی آنکھوں میں اتر جانے کو جی چاہتا ہے۔۔

تیرے محبت بھرے اشکوں کو پی جانے کا جی چاہتا ہے۔۔

جی تو چاہتا ہے ڈوب جاوں ان نیلی آنکھوں میں،

وفا محبت ادا کر کے تیرے نام پر مرنے کو جی چاہتا ہے۔۔۔

میں تو دعا کرتا ہوں سحر خود اتعالی تجھے کوئی غم نہ دے۔۔

تیرے غم کی تنہائی میں مٹ جانے کو جی چاہتا ہے۔۔

۔بہت خوبصورت بنائی ہیں خدا نے تیری آنکھیں۔۔

ان آنکھوں سے آنکھیں ملا کر جام پی جانے کو جی چاہتا ہے۔۔

میں شرابی تو نہیں ساقی، شراب پسند بھی نہیں مجھے۔۔

تئری آنکھوں کے اشک شراب سے جھوم جانے کو جی چاہتا ہے۔۔

بھول جاوں تو بھلا دوں دنیا کے سارے غموں کو۔۔

تیرے غموں کو اپنے غموں سے ملانے کا جی چاہتا ہے۔۔

لے جاوں اتنی دور سب غموں سے چرا کر تجھے آے۔۔۔۔ہر غم سے آشنا ہونے کا جی

چاہتا ہے۔۔۔

شرم سے سحر کے سفید گال سرخ پڑنے لگتے ہیں۔۔۔وہ اس کے سرخ پڑتے گالوں پر اپنا لمس چھوڑتا ہے بس میری پیاری سحر کچھ عرصہ اور پھر آپ ہمارے دل کے ساتھ ساتھ ہمارے گھر کی بھی ملکہ ہوں گی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنا کہہ کر وہ پیچھے ہوتا ہے سحر فورن دم دبا کر بھاگ جاتی ہے۔۔

ڈرائنگ روم میں جب ارسالان داخل ہوتا ہے تو حنزالہ کہتا ہے ہو گی بات تیری یا اب بھی باقی ہے وہ شرماتا ہوا سر کے پیچھے ہاتھ پھیرتا ہے اور صوفہ پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

اچھا تو بیٹا حنزالہ اس بدھ ولیمہ رکھ لیتے ہیں نسیمہ بیگم حنزالہ اور نور سے مخاطب ہوتی

ہیں جی ٹھیک ہے امی ہم تیاری کر لیں گے۔۔۔

مہرین ارسلان کی طرف تھوڑا جھک کر بولتی ہے بھائی آپ کی بھی رخصتی کروالیں ساتھ ہی؟

پھر وہ نور کو بتاتی ہے بھابھی آپ کو تو بتایا ہی نہیں سحر میری بھابھی بھی ہے اور سب سے پورانی دوست بھی آپ کو پتا ہے سحر اور بھائی کا نکاح دو سال پہلے ہوا تھا اب انشاءاللہ ایک سال بعد رخصتی ہے۔۔۔۔

اصل میں سحر کی پڑھائی تھی اور بھائی کا بھی اسلام آباد ٹرانسفر ہو گیا تھا چار سال کے لیے تو اسی لیے ان کا ہم نے نکاح کر دیا تھا اب بھائی یہاں آجائیں گے واپس انشاءاللہ پھر رخصتی ہو گی۔۔۔۔

اچھا کہتی ہوئی اپنے سر کو خم دیتی ہے۔۔۔

ویسے بھابھی آپ کی اور حنزالہ بھائی کی جوڑی اچھی جمے گی آپ دونوں ہی کم گو ہیں

۔۔۔۔

شام کب باتوں میں ڈھل گئی پتا ہی نہیں چلا رات کا ڈنر بھی سب نے ساتھ بیٹھ کر کیا

۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کے ڈنر کے بعد حنزالہ اپنے ہاتھ میں چائے کے دو مگ لے کر کمرے میں داخل

ہوتا ہے۔۔۔

کمرے میں مکمل اندھیرا تھا گیلری سے آتی روشنی دیکھ کر وہ سمجھ گیا نور وہیں بیٹھی

ہے۔۔۔

گیلری کے کونے پر ایک جگہ خود کو سمیٹے بیٹھی نور چاند کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے چاند کے سوا اس دنیا میں اس کا کوئی ہے ہی نہیں ساتھ گرتے ہوئے اس کی آنکھ کے آنسوں اس بات کا صاف اظہار کر رہے تھے کہ وہ آج بھی اذلان کی یاد میں ہی یہاں بیٹھی آنسوں بہا رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چپ چاپ اس کے برابر بیٹھ جاتا ہے نور جیسے ہی کسی انسانی وجود کو خود کے برابر محسوس کرتی ہے تو فورن اپنی نظر چاند سے ہٹا کر اس طرح اس شخص کو دیکھتی ہے جیسے وہ نور اور اس کے چاند کی ملاقات کے درمیان آکر بیٹھ گیا ہو۔۔۔۔

وہ نور کی آنکھوں سے آنسوں کے قطرے گرتے دیکھتا ہے تو فورن اپنا ہاتھ اس کے گال کی طرف بڑھاتا ہے مگر وہ منہ پھیر کر کھڑے ہونے لگتی ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر

روکتا ہے اور نور کا چہرہ اپنی طرف کر کے دوسرے ہاتھ سے اس کے گال پر گرتے آنسوں صاف کرتا ہے اور بولتا ہے

"میں نے کہا تھا جب تک میرے ساتھ ہو ان آنکھوں سے آنسوں کبھی نہیں گرنے دوں گا۔۔۔"

یہ لو چاے پیو وہ اس کی طرف چاے کا مگ بڑھاتا ہے "نہیں مجھے نہیں پینی میں سونے جا رہی ہوں۔۔۔"

وہ اتنا کہہ کر دبارہ کھڑی ہوتی ہے اور بیڈ کی طرف بڑھ جاتی ہے وہ بھی اس کی طرف آتا ہے تو سارے کمرے میں اجالا ہو جاتا ہے۔۔۔

حنزالہ دوبارہ نور کا ہاتھ پکڑتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل نور کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔

یہ میں نے آپ کے لیے خریدا ہے اس میں میرا اور سحر کا نمبر ہے آپ کو جب بھی ضرورت پڑے آپ کال کر سکتی ہیں نہیں مجھے نہیں چاہیے وہ اتنا کہہ کر اپنا ہاتھ چھڑاتی بستر پر لیٹ جاتی ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنزالہ موبائل کو اس کی سائڈ ٹیبل پر رکھ کر گیلری میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

صبح کے گیارہ بج رہے تھے جب نور کی آنکھ کھلتی ہے۔۔۔۔۔

پاس رکھے موبائل پر کسی کا میسج آتا ہے وہ اٹھا کر دیکھتی ہے تو سامنے حنزالہ کا نام جگ مگا رہا تھا۔۔۔۔

Good morning my wife☺ 6pm ready raheyega main or ap shopping pr jaingy Sehar ap ko dress degi wahi pehanna hey apna ...

وہ موبائل میں ٹائم دیکھتی ہے صبح کے گیارہ بج رہے تھے وہ فورن کپڑے تبدیل کر کے نیچے جاتی ہے تو نسیمہ بیگم اور سحر ڈرائنگ روم میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں سحر نسیمہ بیگم کو ٹیپ پر کچھ ڈریس دکھا رہی تھی نور کے آتے ہی وہ اس سے مخاطب ہوتی ہے۔۔

بھابھی کیسی طبیعت ہے آپ کی؟ بھائی نے کہا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں نور گڑبڑا جاتی ہے اور ہلکہ سا جواب دیتی ہمم اب بہتر ہوں۔۔۔۔

چلیں شکر ہے آ جائیں بھابھی میں آپ کے لیے ناشتہ لگا دیتی ہوں جب تک آپ یہ تصویریں دیکھیں کچھ ڈریسز ہیں آپ کے لیے باقی ولیمہ کا ڈریس آپ بھائی کی پسند کا لیں گی یہ بھائی کا حکم ہے۔۔۔۔۔

ناشتہ کے بعد سحر نور سے باتیں کرنے کے لیے اسے لان دیکھانے کے بہانے زبردستی باہر لاتی ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں لان میں لگے جھولے پر بیٹھے تھے تبھی سحر نور سے مخاطب ہوتی ہے "بھابھی کیا آپ زیف بھائی کے ساتھ خوش نہیں ہیں؟"

نور جو پھولوں کے ارد گرد کھیلتی تتلیوں کو دیکھ رہی تھی اچانک اس کی بات پر گڑبڑا جاتی ہے

ک۔۔۔ک۔۔یو۔۔۔ن؟؟

بھائی بہت اچھے ہیں بھابھی آپ سے پہلے میں نے کبھی بھی ان کو میرے علاوہ کسی کے لیے اتنا پریشان نہیں دیکھا انہوں نے آپ کو ڈھونڈنے کے لیے بھی دن رات ایک کر دیے تھے وہ آپ کو پسند کرتے ہیں بھابھی۔۔۔۔ مگر وہ آپ پر کبھی اپنی پسند نہیں تھوپیں گے یہ بات مجھے بہت اچھے سے معلوم ہے بھابھی!۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا آپ کسی اور کو پسند کرتی ہیں؟؟؟

نن۔۔ن۔۔۔ہی۔۔۔ں تووو۔۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔ہا۔۔۔ں!!

وہ روتی آنکھوں اور روتے دل کے ساتھ اپنے اور اذلان کے بارے میں بغیر سوچے سمجھے سحر کو ہر ایک بات بتا دیتی ہے۔۔۔۔

"بھابھئ اذلان آپ کا ماضی تھا اور شاید اللہ پاک کو یہی منظور تھا شاید انہوں نے آپ کو میرے بھائ کی قسمت میں لکھنا تھا اسی لیے اذلان آپ سے دور ہو گیا؟؟؟"

"بھابھی یہ سب اللہ کے فیصلے ہوتے ہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے ہم تو خود اس کے محتاج ہیں ہمیں اس نے اپنا حکم ماننے کے لیے ہی اس دنیا میں بھیجا ہے اور آپ کو پتا ہے جو اس کا سچے دل سے حکم مانتا ہے نہ وہ اسے پھر ڈھیر سارے انعامات سے نوازتا ہے اور اس کے انعامات میں سب سے پہلی چیز پتا ہے کیا ہے؟

"جنت" وہ آپ کو جنت سے نوازتا ہے آپ کی دنیا بھی جنت بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی پھر جنت آپ کا مقدر بنتی ہے۔۔۔۔۔"

"بھابھی آپ کو معلوم ہے میں بھی بلکل آپ کی طرح تھی بہت ماڈرن کسی کی نہ سننے

والی صرف خود سے پیار کرنے والی بات بات پر غصہ۔۔۔میرے بھی ایک دوست تھے میرے ابو! میں ان سے بہت پیار کرتی تھی اپنی ہر بات ان کو بتانا صرف ان کے ساتھ سونا ان کے علاوہ میں کسی سے بھی اتنی کلوز نہیں تھی۔۔۔

مگر۔۔۔

میرے امی ابو میرے پھوپھی کے پاس امریکہ گاے تھے ان کی طبیعت بلکل ٹھیک نہیں تھی تو میں نے بہت ضد کی مجھے بھی جانا ہے مگر میرے پیپرز تھے میں اس ٹائم 12 کلاس میں تھی تو امی بابا مجھے اور بھائی کو خالہ کے پاس چھوڑ گاے تھے جب وہ وہاں سے واپس آنے لگے تو اس دن میرا لاسٹ پیپر تھا اور میں بہت خوش تھی میں نے اتنی پلیننگ کی تھی بابا کے ساتھ مگر۔۔۔۔اللہ نے میرے امی بابا کو اپنے پاس بولا لیا اور میں کچھ نہیں کر سکی۔۔۔اس کے بعد ایک مہینہ تک تو میں ہوش میں بھی نہیں تھی کسی سے بات نہیں کرنا سب پر غصہ کرنا بھائی سے بھی دور ہو گئی تھی خالہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئیں اور بھائی کو ہوسٹل جانا تھا اس لیے وہ بھی مجھ سے دور ہو گاے

میری خالہ کا مدرسہ تھا ایک وہاں وہ پڑھاتی تھی تو مجھے اور میری کزن کو بھی ساتھ لے کر جاتی تھیں میری خالہ ہمیشہ نقاب میں رہتی تھیں اور ان کی بیٹیاں بھی تب مجھے بہت الجھن ہوتی تھی انہیں دیکھ کر ایک دفعہ میری خالہ کلاس لے رہیں تھیں میں اس وقت بہت زیادہ بور ہو رہی تھی تو میں کھڑی ہو کر مدرسہ گھومنے لگی میں ایک کلاس کے سامنے سے جا رہی تھی تبھی میرے کانوں میں قرآن کی تلاوت کی آواز ائی جو میری کزن حفصہ کی آواز تھی اس کی آواز بہت پیاری تھی وہ اکثر قرآن کی تلاوت بلند آواز میں کیا کرتی تھی مگر تب مجھے اس کی آواز سے کچھ ہوتا تھا لیکن اس دن میرے قدم وہیں جم گائ میرے کانوں میں اس کی تلاوت کی آواز گونج رہی تھی پھر اس نے تلاوت ختم کر کے ترجمہ پڑھنا شروع کیا حفصہ نے جیسے ہی سورت الحزاب کی آیت# 59 کا ترجمہ شروع کیا تو میری آنکھوں سے ضار و قطار آنسوں بہنے لگے۔۔۔ آپ کو پتا ہے اس آیت کا ترجمہ کیا تھا؟ وہ نور کی طرف دیکھتی ہے تو وہ سر کے اشارہ سے مناع کرتی ہے۔۔۔

"اے نبی اپنی بیویوں سے، صحبزادیوں سے اور مسلمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکا لیا کریں اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جاے گی پھر نہ ستائ جائیں گی اور اللہ تعالی بخش نے والا مہربان ہے"

پہلے تو مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں پھر پرنسپل روم میں آ گئ خالہ کی کلاس ختم ہو گی تھی تو وہ بھی وہیں موجود تھیں میں ان کو دیکھتے ہی ان کے سینے سے لگ کر بہت روی پھر میرے منہ سے خود ہی الفاظ بیان ہوے خالہ میں بھی قرآن پڑھنا چاہتی ہوں اپنے اللہ کی کتاب کو سمجھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

پھر کیا ہوا؟ بسس آہستہ آہستہ مجھے میرا اللہ مل تا گیا میری اس سے دوستی ہو گی مجھے سکون مل گیا اور کیا چاہیے تھا مجھے؟ یہی تو چاہیے تھا نا۔۔۔۔

وہ اپنے پیارے بندوں کو ہی آزماتا ہے بھابھی، اور جو اس کی آزمائش پے پورے اترتے ہیں نہ وہ پھر اسے انعام بھی دیتا ہے۔۔۔۔

مجھے بھی میرے اللہ نے آزمایا تھا بھابھی مجھ سے میری سب سے پیاری چیز میرے بابا چھین کر لیکن پھر صبر بھی اسی نے دیا مجھے، اس آزمائش سے نکل نے کا حوصلہ بھی وہیں سے ملا تھا مجھے میں تو کہتی ہوں میرے اللہ نے یقینن میرے لیے اچھا ہی سوچا تھا تبھی تو آج دیکھیں میں اس مقام پر ہوں الحمد للہ اگر وہ مجھے درد تکلیف میں نہیں ڈالتا تو میں اس کی طرف کیسے آتی؟؟ اس نے مجھے اتنی دفع اپنے پاس بلانے کی کوشش کی مگر میں ہمیشہ رد کر دیا کرتی تھی کاش اگر میں ایسے ہی چلی جاتی تو آج میرے پاس میرے ماں باپ تو ہوتے مگر ہاں پھر مجھے کسی عزیز کو کھونے کا درد کیا ہوتا ہے اس کا علم نہیں ہوتا

۔۔۔۔۔

مگراب میں اس چیز سے بہت خوش ہوں بھابھی مجھے اطمینان ہے میرے ساتھ میرا اللہ ہے اوراس بات کا اطمینان ہوناہی کافی ہوتا ہے۔۔۔۔"

سحر اپنی بات ختم کر کے نور کی طرف دیکھتی ہے جو دور پھولوں پر کھلکھلاتی تتلیوں کو دیکھتی آنکھوں سے ڈھیروں پانی بہارہی تھی۔۔۔۔

"سحر مجھے بھی ایساہی سکون چاہیے جس طرح یہ تتلیاں بغیر کسی غم پریشانی کے آزادی کے ساتھ کھیل رہی ہیں میں بھی ایسے ہی اس دنیامیں رہناچاہتی ہوں سحر مجھے بھی سکون چاہیے۔۔۔۔"

بھابھی میں نے تو آپ کو سکون حاصل کرنے کا ذریعہ بتادیاہے اب آپ پر ڈپینڈ کرتا ہے آپ کیا کرتی ہیں؟

نور کھڑی ہو کر جانے لگتی ہے پھر اچانک سے روک کر سحر کو بولتی ہے حنزالہ کو فون کر دیں آپ کے ہم آج نہیں جائیں گے۔۔۔

مگر کیوں بھابھی؟

بھائی نے مجھے بولا تھا کہ میں آپ کو اچھے سے تیار کروں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا دل نہیں ہے سحر تم پسند کر کے آجاو نا میرے لیے کوئی بھی ڈریس؟؟

نہیں بھابھی مجھے تو ویسے بھی ارسلان کے ساتھ جانا ہے شاپنگ پر اور ویسے بھی بھابھی یہ آپ کا اور آپ کے شوہر کا وقت ہے آپ کو اپنے شوہر کو وقت دینا چاہیے۔۔۔

"آپ کو معلوم ہے اگر اللہ کے بعد کسی کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو شوہر کو کیا جاتا اسی لیے شوہر کی بہت عزت کرنی چاہیے اس کا حکم ماننا ہم بیویوں پر لازم ہے ہاں اگرچہ وہ کچھ غلط کرنے کو کہتا ہے تو آپ منع کر سکتے ہیں مگر بھابھی میں جانتی ہوں میرے بھائی بہت اچھے ہیں وہ کبھی آپ کو کچھ غلط نہیں کرنے کا کہیں گے۔۔۔۔"

"آپ ان کی بات رد مت کیا کریں آپ ان کو تھوڑی محبت دیں گی نہ وہ آپ کو بہت ساری محبت دیں گے ایسے ہیں میرے بھائی۔۔۔بہت اچھے۔۔۔اور یہ میں صرف بول نہیں رہی آپ ان کے ساتھ کچھ وقت گزاریں گی تو آپ کو بھی پتا چل جائے گا بھابھی "

"شوہر اور بیوی کا تو ایک کمرے میں زیادہ عرصہ ناراض رہنا بھی گناہ میں شمار ہوتا ہے ۔۔۔"

کیا آپ گناہ کرنا چاہتی ہیں بھابھی؟؟

بھابھی آپ بہت اچھی ہیں ہم سب لوگ ہی بہت اچھے ہوتے ہیں بس کبھی کبھار حالات کی وجہ سے ہم چپ ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔جب ہمیں ایک دفعہ کوئی گہری چوٹ لگ جاتی ہے نہ تو پھر ہم خود کو حالات میں ڈھالنا سیکھ جاتے ہیں۔۔۔۔

میں جانتی ہوں بھابھی آپ بھی خود کی یہ جنگ جیت جائیں گی۔۔۔آپ نے ہمیشہ اپنے اللہ پر یقین رکھنا ہے اور اللہ تو اپنے بندے کو کبھی مایوس ہی نہیں کرتا۔۔۔

"اللہ پر یقین کس طرح ہو گا سحر؟"

آپ کے ساتھ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے نہ وہ سب آپ اللہ کے سپرد کر دو سچے دل کے ساتھ اور کہو؛

"اے اللہ! بیشک آپ ہر چیز پر قادر ہیں آپ میرے لیے کبھی کوئی غلط فیصلہ نہیں کریں گے، میری زندگی میں جو مشکل وقت ہے میں اپنے وجود کو اس مشکل وقت میں تیرے سامنے رکھتی ہوں مجھے یقین ہے آپ مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹائیں گے۔۔۔"

جب آپ سچے دل کے ساتھ کہیں گی نہ تو اللہ آپ کو مایوس نہیں کرے گا اور آپ کا یقین اللہ پر پختہ ہو جائے گا انشاء اللہ۔۔۔

"ہم اگر اللہ کو یاد کرتے ہیں تو اللہ بھی ہمارا ذکر اپنے عرش پر فرشتوں سے کرتا ہے۔۔۔ صرف اسی کا در ہے جہاں سکون تلاش نے سے فورن مل جایا کرتا ہے"

اس بات کا احساس مجھے بھی بہت دیر سے ہوا تھا بھا بھی لیکن جب سے مجھے اس چیز کا احساس ہوا ہے نہ میں کبھی بھی اپنے اللہ کو یاد کرنا نہیں بھولی۔۔۔

سحر مسکراتی ہوئی نور کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

اچھا بھابھی چلیں اب میں آپ کو اچھے سے تیار کر دوں کافی ٹائم ہو گیا ہے بھائی آنے والے ہوں گے۔۔۔۔

نور فورن سحر کے گلے لگتی ہے اور روتی ہوئی اس کا شکریہ ادا کرتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں بھابھی آپ شکریہ میرا مت ادا کریں بلکہ اللہ کا کریں جس نے آپ کو اپنے نیک بندوں کے لیے چنا ہے وہ آپ کو اپنے قریب کرنا چاہتا ہے بھابھی میں تو صرف ایک ذریعہ تھی۔۔۔۔

اس کے مبائل پر کسی کا میسج آتا ہے۔۔

آپ کا کام ہو گیا ہے۔۔۔میں بات کر چکی ہوں۔۔

یہ میسج پڑھ کر تو وہ بہت خوش ہو جاتا ہے دل میں ایک سکون پیدا ہوتا ہے۔۔۔۔

نور آپ تیار ہو گئی؟؟وہ نور کو پکارتا ہوا کمرے میں داخل ہوتا ہے۔۔۔۔

سامنے شیشہ کے پاس وہ سیاہ میکسی دوپٹہ کو کمر سے گزارتے ہوئے دونوں بازوں میں دبوچے کھڑی تھی کانوں میں بڑے جھمکے لہرا رہے تھے بھورے بالوں کو کمر سے نیچے تک بڑی نفاست سے گرایا ہوا تھا جس میں سے کچھ لٹیں اس کی سفید لمبی گردن کو چومتی ہوئی شرما کر بھاگ رہی تھیں وہ اس سیاہ جوڑے میں بغیر کسی میک اپ کے ہی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ یہ حسین منظر کسی خوش قسمت شہزادے کی طرح دیکھ رہا تھا اپنی آنکھوں کو جھپکائے بغیر کہ کہیں اس سے یہ خوشی چھین نہ لی جائے مگر یہ خوشی تو حنزالہ سکندر کے نصیب میں چھپ کے سے لکھ دی گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے تھوڑا قریب آتا ہے تو دونوں ایک دوسرے کو واضح آئینہ میں دیکھ سکتے تھے نور ایک نظر حنزالہ پر ڈالتی ہے وہ بھی آج سیاہ جینز سیاہ شرٹ میں ملبوث ہاتھوں میں

برینڈڈ گھڑی اس کی چہرے پر کاشت کی ہوئی سیاہ داڑھی بلیو رنگ کی بڑی بڑی آنکھیں اور اس کی سفید رنگت نیچے پیروں میں بلیک برینڈڈ شوز آج پہلی دفع نور نے حنزالہ کا بڑی فرست سے جائزہ لیا تھا وہ اس کے سامنے کھڑا کہیں کا شہزادہ لگ رہا تھا کافی حد تک جائزہ لینے کے بعد نور نے حنزالہ کی نظروں کو خود پر محسوس کیا تو شرماتی ہوئی اپنی نظریں نیچی کر لیں۔۔۔

حنزالہ اسے بازوں سے تھام کر اس کا چہرہ اپنی طرف کرتا ہے نور کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا ہے اس کے سفید خالی کلائیوں میں لال گلاب کے پھولوں سے بنے گجرے اپنے ہاتھوں سے پہناتا ہے۔۔۔

نور حنزالہ سے قد میں چھوٹی تھی تو وہ اس کی تھوڑی کو پکڑ کر اس کا چہرہ اپر کی طرف کرتا ہے نور آنکھیں اٹھا کر سامنے دیکھتی ہے تبھی اس کی آنکھیں حنزالہ کی آنکھوں میں جھانکتی ہیں حنزالہ اسکی کمر کے گرد اپنے ہاتھ باندھ کر اسے اپنی طرف کھینچتا ہے نور کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا ہے پیرفیکٹ اب آپ بلا کی حسین لگ رہی ہیں مسز حنزالہ

سکندر۔۔۔۔

اور یہاں نور کی سفید رنگت اب گلابی پڑنے لگتی ہے وہ شرم سے دبارہ اپنی آنکھیں جھکا لیتی ہے حنزالہ تھوڑا جھک کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑتا ہے اور کہتا ہے۔۔۔۔ بس بیگم جی سارا رومینس کیا آپ ابھی کروالیں گی؟ بوتیک بند ہو جاے گا وہ شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ نور کی طرف دیکھ کر بولتا ہے تبھی اس کے گال پر گہرا ڈمپل نمودار ہوتا ہے جس پے نور کی نظر پڑتی ہے اور بسسس پھر کیا؟ نور کی آنکھیں دبارہ آج گیلی ہو گئی۔۔۔۔

حنزالہ اس کی آنکھ سے آنسوں گرتا دیکھتا ہے تو اس کا ڈمپل فورن غائب ہو جاتا ہے اور پھر وہ نور کے گال سے آنسو صاف کرتا ہے۔۔۔

نور کیا ہوا؟ نور اپنے آنسوں جزب کرتی ہوئی سر نفی میں ہلاتی ہے ک۔۔ کچ۔۔ھ نہیں

"زیف ہم شاپنگ پر چلیں؟"

کیا؟ کیا کہا آپ نے؟

وہ ڈرتی ہوئی دوبارہ اپنا جملہ دہراتی ہے "شاپنگ پر چلیں؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں اس سے پہلے کیا کہا؟

"زیف؟؟"

نور کی میٹھی آواز سے خود کو زیف سننا۔۔۔اس کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔

اس کی ماں کے انتقال کے بعد کبھی کسی نے اسے زیف کے نام سے نہیں پکارا تھا آج اتنے سال بعد نور کی میٹھی دھیمی آواز میں خود کا نام سننا کسی شہزادہ کے لقب سے کم نہیں تھا اس کے لیے۔۔۔۔

نور۔۔۔۔جی؟

میری ایک رکویسٹ ہے۔۔۔

جی بولیں۔۔۔۔

"کیا آپ مجھے ہمیشہ زیف کہہ کر پکار سکتی ہیں؟"

"جی ٹھیک ہے زیف جی۔۔۔۔"

وہ شرماتی ہوی زیف جی کہتی ہے تو حنزالہ کے دل پر اس کے دیے گیٔ لقب کی مہر لگ جاتی ہے۔۔۔۔اور حنزالہ دل پر ہاتھ رکھے رہ جاتا ہے۔۔۔۔

بھائ کیا آج آپ نے شاپنگ پر جانے کا ارادہ کینسل کر دیا ہے؟ سحر اندر آتے ہوے بولتی ہے تبھی نور جھٹکے سے حنزالہ سے دور ہوتی ہے

اہمھم وہ انہیں دیکھ کر کھنکار ابھرتی ہے چلیں بھائ باقی رومینس آ کر بھی ہو جاے گا ارسلان باہر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

سحر اتنا کہہ کر واپس چلی جاتی ہے۔۔۔

چلیں بیگم جی ورنا تو یہ لوگ شاپنگ مال ہی یہیں اٹھالائیں گے نور اپنے دوپٹہ کو سر پر ٹکاتی ہے اور حنزالہ کے ساتھ چل پڑتی ہے۔۔۔

چشمہ بدور نایا جوڑا کتنا پیارا لگ رہا ہے آج تو ہمارے دلہے راجا کے چہرہ پر نور کے ساتھ کھڑے ہو کر بہت ہی گہرہ نور آیا ہے قیامت ڈھا رہے ہیں آج تو آپ دونوں پھر ولیمہ والے دن ہمارا کیا ہو گا؟ارسلان دل پر ہاتھ رکھ کر ناٹک کرتا ہے۔۔۔۔

چلو ناٹک باز نوٹنکی کم کرو گاڑی میں بیٹھو جا کر۔۔۔ حنزالہ اسے دھمکاتے ہوے بولتا ہے

نور کے لیے ارسلان گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے بھابھی آپ اس سے ان سب چیزوں کی توقع مت رکھیے گا میرا دوست رومینس کے معاملے میں زیرو ہے وہ مسکراتی ہوئ اندر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے اور حنزالہ ارسالان کو اشارہ سے گھورتا ہے کہ اب تم بچو مجھ سے

شاپنگ مال میں نور آج خود کو بہت غیر محفوظ محسوس کر رہی تھی آج پہلی دفع اس نے سر پر حجاب لیا تھا مگر پھر بھی لوگوں کی خود پر پڑتی نظریں اسے بہت بری لگ رہیں تھیں وہیں سامنے ارسلان کے ساتھ چلتی سحر سیاح آباے سیاح نقاب میں اسے بہت پر سکون نظر آرہی تھی۔۔۔

نور کا دل چاہا بس کسی طرح یہ شام ڈھلے اور وہ لوگوں کی نظروں سے بہت دور چلی جاے۔۔۔۔

آخر کو یہ شام بھی ڈھلگائ وہ چاروں رات کا کھانا کھا کر گھر لوٹے تھے نسیمہ بیگم کے ساتھ مہرین تھی تو ان دونوں نے ساتھ کھانا کھالیا تھا اب لاونج میں سحر نسیمہ بیگم کو بہت خوشی خوشی اپنی ساری شوپنگ دکھا رہی تھی نور سب کو سلام کرتی ہوئ سر درد کا

بہانا کر کے سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی تو سحر نے حنزالہ کو اپنے ساتھ بٹھایا اور نور کی شاپنگ نسیمہ بیگم کو دکھانے لگی۔۔۔۔

نور اپنے کمرے میں آئی تو اس کی حالت بہت بری ہو رہی تھی بہت بے سکونی تھی اس کے دل میں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہم اگر اللہ کو یاد کرتے ہیں تو اللہ بھی ہمارا ذکر اپنے عرش پر فرشتوں سے کرتا ہے۔۔۔صرف اسی کا در ہے جہاں سکون تلاشنے سے فورن مل جایا کرتا ہے"

سحر کے بولے ہوئے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے وہ فورن واشروم کی

طرف بڑھی وضو کر کے عشاء کی نماز ادا کی۔۔۔

آج پتا نہیں کتنے سالوں بعد وہ عشاء کی نماز پڑھ رہی تھی جیسے جیسے سجدہ کرتی جاتی ویسے ویسے اس کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگتے۔۔۔

نماز پڑھ کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے درد کی اتنی شدت تھی کہ اس کے لبوں سے تو کوئی الفاظ بھی ادا نہیں ہو رہے تھے مگر وہ تو اللہ ہے نہ وہ تو اپنے بندے کی شے رگ سے بھی واقف ہے۔۔۔۔۔

کافی دیر اپنے ہاتھوں کو دعا کے لیے اٹھائے وہ بغیر آواز روتی رہی۔۔۔۔

آج بھی اسے روتے ہوئے اپنے برابر بیٹھے وجود کا احساس تک نہ ہوا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیچھے سے اس کے کندھے پر کوئی ہاتھ رکھ کر تسلی دیتا ہے وہ جیسے ہی پیچھے مڑتی ہے تو اندھیرے میں بیٹھے اس سیاح وجود کے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

نور کی کمر کو سہلاتے ہوئے وہ اسے چپ کرانے کی کوشش کرتا ہے نور اپنے باضواس وجود کے گرد گھماے اپنی گرفت مضبوط کرتی ہے جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ میں نے اب کبھی آپ سے دور نہیں ہونا بہت دیر تک رونے کے بعد اس کے دل میں سکون اترنے لگتا ہے۔۔۔

آج اتنے عرصے کی بے سکونی ختم ہونے لگتی ہے اس کا اپنے رب سے تعلق قائم ہو جانے کی پہلی کڑی جڑ گئی تھی تو نور کے رب نے بھی انعام کے طور پر اسے سکونِ قلب عطا کیا تھا محبت کے نام کا سکون عطا کیا گیا تھا اسے۔۔۔۔

زیف میری بات سنیں وہ حنزالہ سے دور ہٹتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔جی زیف کی بیگم۔۔۔۔۔مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا زیف۔۔۔۔۔ہمم بولیں وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں زور سے پکڑ کر بولتا ہے۔۔۔۔

پورے آدھے گھنٹے تک لگاتار روتے ہوئے نور حنزالہ کو اذلان کے بارے میں ہر ایک ایک بات بتاتی ہے اور وہ خاموشی سے اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑے اس کی باتوں کو سنتا اور آنکھوں سے گرتے آنسوں کو دیکھتا رہا۔۔۔

"زیف مجھے آپ پلیز معاف کر دیے گا میں نے اتنے دن تک آپ سے صحیح سے بات بھی نہیں کی۔۔۔وہ تو اللہ کا بہت بہت شکر ہے کہ اس نے مجھے سحر کے ذریعہ صحیح راہ دکھائی۔۔۔۔اور مجھے دبارہ غلطی کرنے سے روک لیا۔۔۔۔"

حنزالہ اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کرتا ہے اور بولتا ہے۔۔۔۔

"مجھے ان سب کے بارے میں پہلے سے ہی معلوم تھا نور پہلی رات جب آپ یہاں بیٹھ کر بہت رو رہیں تھی اور بار بار اذلان کا نام لے رہیں تھیں تو میں بہت پریشان ہو گیا تھا میں گڑیا سے کوئی بات نہیں چھپاتا میں اس دن پریشان تھا تو اس نے مجھ سے پوچھا تھا اور میں نے اسے رات کے بارے میں سب بتا دیا۔۔۔۔اور گڑیا کو پہلے ہی امی اذلان کے بارے میں سب بتا چکی تھیں تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ آپ کے کزن ہیں اور ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔۔۔۔ مگر مجھے آپ کا اس طرح تکلیف سے رونا اچھا نہیں لگتا تھا تو میں نے دبارہ سحر سے بات کی کہ وہ آپ سے بات کریں آپ سے دوستی کرے تو اس نے سب میرے کہنے پر آج کیا اور مجھے بہت اچھا لگا آپ کو میرے لیے تیار دیکھ کر میں جانتا ہوں سب گڑیا نے کیا ہو گا مجھے یہ تو نہیں معلوم آج آپ دونوں کے درمیان کیا بات ہوئی مگر مجھے اتنا ضرور پتا ہے کہ آج سے آپ میری چندا بن گئیں ہیں۔۔۔۔"

نور کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں حنزالہ کو بلکل برداشت نہیں ہوتے اس کے دل پر تیروں کی طرح یہ آنسوں گرتے ہیں وہ اپنی انگلیوں کی پوروں سے انہیں صاف

کر کے کہتا ہے۔۔۔۔

"مسسز نور حزالہ سکندر آئیندہ کے بعد میں ان خوبصورت آنکھوں میں کبھی آنسوں نا دیکھوں"

نور کو خود کے قریب کر کے اس کے ماتھے پر محبت سے بھرا بوسا دیتا ہے۔۔۔۔۔

زیف اور اس کی نور کی پہلی حسین رات یادوں کی فہرست میں اپنا خوبصورت رنگ چھوڑتی ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بے بی پنک میکسی ساتھ پنک اسکارف سے اپنے بالوں کو اچھی طرح چھپائے سکارف کا تھوڑا سا حصہ ناک پر ٹکائے اس کے ذریعہ اپنے چہرے کو بھی نقاب سے ڈھکے پنک میکسی کے نیٹ دوپٹہ کا تھوڑا سا حصہ اپنے سر پر ٹکایا ہوا تھا دوپٹہ پر تاج کو بڑی نفاست سے سجایا گیا تھا۔۔۔ایک ہاتھ میں بے بی پنک اور سلور چوڑیوں کا سیٹ پہنا تھا اور دوسرے میں سلور بریسلیٹ پہنا تھا۔۔۔۔آنکھوں پر پنک اور سلور آئی شیڈ و لگایا تھا جس سے اس کی آنکھیں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔۔اس کے سفید خوبصورت ہاتھوں پر مہندی کا رنگ بہت گھرا چڑا تھا۔۔۔

وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو سامنے کی طرف اٹھائے اپنی ہاتھوں کی ہتھیلی پر مہندی سے

لکھا گیا زیف چندا دیکھ کر شرماتی ہے حنزالہ کی خواہش تھی کہ نورا اپنے ہاتھوں پر زیف چندا لکھوائے تو مہندی والی نے بہت خوبصورت سا اس کی ہتھیلی پر لکھا تھا۔۔۔

وہ خود کو آئینہ میں دیکھتی ہے اور اپنے اللہ کا شکریہ ادا کرتی ہے اگر اس کا رب اسے نہیں ملتا تو آج وہ پر سکون انداز میں نہیں کھڑی ہوتی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں بھابھی باہر جانا ہے سحر اور مہرین اسے سٹیج پر بٹھانے کے لیے ساتھ باہر لے جاتی ہیں۔۔۔۔

نور سحر اور مہرین کے بیچ میں چلتی ہوئی آ رہی تھی۔۔۔۔

آج تو ان دونوں کی نظریں ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔۔۔

ڈارک بلیو تھری پیس کے نیچے سفید شرٹ میں ملبوث وہ سامنے سے آتی نور کو حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس نے کبھی نہ سوچا تھا کہ اس کی بیوی بھی شریع پردہ کرے گی ہاں اس کی خواہش ضرور تھی مگر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کبھی اپنی بیوی کو فورس نہیں کرے گا مگر جب اس نے نور کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اسے خدا کی قدرت پر یقین آگیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اس نے اپنے دل میں زیر لب بولا۔۔۔

"اور تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھوٹلاو گے"

بلیک میکسی بالوں کو بلیک اسکارف سے چھپائے چہرے کو نقاب سے ڈھانکے بلیک نیٹ دوپٹہ کو سیدھے باضو پر ٹکائے آنکھوں میں بلیک آئی شیڈو لگائے اس کی نیلی آنکھیں

بہت حسین لگ رہی تھیں۔۔۔ حنزالہ کے برابر میں وہ بلیک تھری پیس پہنے ہاتھوں کو جیبوں میں ڈالے کھڑا تھا اس کی شہزادی سحر اس کے سامنے آ رہی تھی اور وہ اپنے دل کو سنبھالنے میں ناکام ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

نور کے دوسری طرف مہرین بلیو میکسی سر پر بلیو سکارف کے ذریعہ اپنے بالوں کو چھپائے چہرہ کو نقاب سے ڈھکے شیفون دوپٹہ کو سیدھے باضو پر ڈالے سامنے کی طرف آ رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ارسلان کے برابر میں کھڑا بلیو تھری پیس ہاتھوں میں برینڈڈ گھڑی بلیک برینڈیڈ جوتے بالوں کی اچھی طرح جیل سے جمائے اسے سامنے سے آتا دیکھ رہا تھا اس نے آج سے پہلے بہت سی حسین لڑکیاں دیکھی تھیں مگر آج پہلی دفع کسی حسین لڑکی کو اپنے حسن کی نمائش کرنے کے بجائے اسے چھپائے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ پہلی نظر میں ہی اس کے دل میں گھر کر گئی تھی۔۔۔

نور کا ہاتھ تھام کر حنزالہ اسے اسٹیج پر لاتا ہے پھر اس کے پیچھے سحر کی طرف ارسالان ہاتھ بڑھاتا ہے اور اپر کی طرف لاتا ہے۔۔۔۔

مہرین اسٹیج پر چھڑنے لگتی ہے جبھی پیچھے سے کوئی بچہ اس کی میکسی پر پیر رکھتا ہے وہ گرنے ہی والی تھی کہ سامنے سے وہ لڑکا اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے اور بہت غور سے وہ مہرین کی (Gray) رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں میں جھانکتا ہے مہرین پہلے تو اپنے گرنے پر شرمندہ ہوتی ہے پھر اس انجان شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھ کر فورن اپنا ہاتھ پیچھے کرتی ہے۔۔۔

اسٹیج پر جانے کے بجاے وہ غصہ سے لان کی دوسری طرف جاتی ہے وہ لڑکا بھی مہرین کے پیچھے جاتا ہے۔۔۔اسے آواز لگا کر روکتا ہے۔۔۔

Hey! Excuse me;

وہ پیچھے موڑ کر دیکھتی ہے وہی لڑکا اس کا پیچھا کر رہا تھا

Yes !

(وہ بے زاریت سے جواب دیتی ہے)

Can you plz tell me your name?

(وہ شرماتے ہوئے بولتا ہے)

Why???

(وہ ناک چڑاتے ہوے بولتی ہے)

Because i like u...

(وہ شرماتا ہوا سر کے پیچھے ہاتھ لیجاتا اسٹائل مارتا ہے)

Ohhhhh ! Seriously??

(وہ اس کے سٹائل سے امپریس ہوے بغیر کہتی ہے)

جی وہ شرماتا ہوا نور کے قریب آتا ہے۔۔اوہ ہیلو پیچھے رہو وہ ہاتھ کی انگلی پیچھے کرتی ہوئی اسے پیچھے رہنے کا اشارہ کرتی ہے۔۔۔

وہ لڑکا مہرین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ہوا اس کے قریب آتا ہے مہرین بلکل دیوار سے جا لگتی ہے۔۔۔۔

اور وہ لڑکا مہرین کے سامنے اس کی آنکھوں میں سدا کا خوف دیکھ کر زور سے ہنستا ہے ۔۔۔مہرین انگلی کے اشارہ سے دبارہ اس لڑکے پر اپنا روعب جمانے کی کوشش کرتی ہے۔۔دیکھو دور ہٹ جاو جلدی ورنہ میں شور مچا لوں گی۔۔۔۔

ہاں تو آپ اپنا نام بتا دو نہ میں ریکا چلا جاوں گا۔۔۔۔

نہیں میں نہیں بتاوں گی مہرین صاف انکار کر دیتی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں بھی ساری رات یہاں ایسے ہی کھڑا رہوں گا اور ویسے بھی یہاں اس ایریے پر تو کوئی آتا بھی نہیں ہال کے تو کسی کو آپ کی موجودگی کا پتا بھی نہیں چلے گا

مہرین رونے والا مونہ بنا کر بولتی ہے کیا؟؟؟ آپ کو کیسے معلوم نہیں ایسا نہیں ہو سکتا دیکھنا میرے بھائی مجھے ڈھونڈ نے یہاں تک آ جائیں گے اور پھر میں حنزالہ بھائی سے بول کر آپ سے جیل میں چکی پسواوں گی۔۔۔۔

وہ لڑکا پھر دانت نکال کر زور سے ہنستا ہے۔۔۔اچھا کس جرم میں میں جیل کے اندر چکی پیسوں گا میں؟؟؟

مجھے پریشان کرنے کے جرم میں وہ فورن ناک چڑاتی ہوئی بولتی ہے۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے تو آپ اپنا نام بتائیں میں پھر آپ کے گھر والوں سے ہمارے رشتہ کی بات کروں گا۔۔۔۔

کیا؟؟؟؟مہرین کا اندر کا سانس اندر اور باہر کا باہر رہ جاتا ہے۔۔۔۔

جی نہیں مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی پلیز ہٹیں سامنے سے۔۔۔۔

وہ اسے دھکا دے کر بھاگنے لگتی ہے وہ لڑکا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکتا ہے ۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے اس کی طرف دیکھے بغیر کہتی ہے اچھا اگر آپ نے مجھ سے شادی کرنی ہے تو میرے امی اور بھائی سے بات کرنی پڑے گی۔۔۔۔

وہ ہاتھ چھڑانا چاہتی ہے وہ ہاتھ نہیں چھوڑتا۔۔۔اچھا پھر بھائی کا نام ہی بتادو۔۔۔وہ منت بھری نظروں سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔میرے بھائی نے بلیک تھری پیس پہنا ہے جائیں جا کر ڈھونڈھ لیں وہ زور سے اس کے ہاتھ پر اپنے دانتوں سے چک مارتی ہے ۔۔۔

وہ لڑکا کراہتی ہوئی آواز کے ساتھ مہرین کا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے اور مہرین جان چھڑا کر بھاگ جاتی ہے۔۔۔۔

ارے ارے مہرین کہاں سے آرہی ہو تم؟؟؟سحر مہرین کو بوکھلاتے ہوئے لمبے لمبے سانس لیتے دیکھتی ہے تبھی پریشان ہو کر اس سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

ارے بس سحر کیا بتاوں بہت بڑا کارنامہ ہو گیا ابھی روکو پانی پانی۔۔۔۔سحر اس کا نقاب

اتار کر پانی پلاتی ہے۔۔۔۔

پھر ساری کہانی سحر کو سناتی ہے کیوں کہ وہ دونوں بہت اچھے دوست ہیں اس لیے وہ نند بھاوج کے رشتہ کے بجاے اپنی دوستی کو زیادہ اہمیت دیتے تھے اسی وجہ سے وہ دونوں کوئی بات کرنے سے کتراتے نہیں تھے۔۔۔۔

چلو اچھا ہے نہ مہرین تمہاری بھی شادی ہو جاتی بتا دیتی اس بیچارے کو کہ بھائی کا نام ارسالان ہے وہ ہنستے ہوے آنکھ دبا کر بولتی ہے جس سے مہرین کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں نہ کرو یار مجھے ابھی شادی کا لڈو کھانے کا شوق نہیں۔۔۔۔

وہ دونوں برائیڈل روم میں صوفے پر بیٹھی باتیں کر رہیں تھیں اور وہی لڑکا کھڑکی پر کھڑا ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔مہرین کی خوبصورت سفید جلد دیکھ کر تو وہ حیران ہی ہو گیا۔۔۔

اللہ بھی لگتا ہے میرے حق میں ہے اس کے چہرے سے نقاب بھی صرف میرے سامنے ہی ہٹا یا اچھا ہے یہ نقاب کرتی ہے ورنہ میرے جتنے کتنے دیوانہ اس کے حسن کے عاشق بنے پھر رہے ہوتے اور یہ سب کو امی اور بھائی کو ڈھونڈنے کا بولتی پھرتی۔۔۔

چلو بھائی اب ارسلان نامی شخص کو ڈھونڈو ہاے ے ے ے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دور ارسالان کو کھڑے دیکھتا ہے تو اس کے پاس آتا ہے اور بھائی ہو گی بھابھی سے ملاقات ہاں وہ شرماتا ہوا کہتا ہے اور تو سنا دانیال کیا چل رہا ہے آج کل؟؟ شادی کا کوئی پلین ہے؟؟؟ ہاں بسس آج ہی بنا ہے اچھا واہ بھائی ارسالان اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولتا ہے۔۔۔

اچھا تجھ سے ایک بات پوچھنی تھی ارسالان۔۔۔ہاں بول؟؟؟ یہاں کوئی ارسالان

نامی شخص ہے ارے بھای ایک تو تیرے سامنے ہی کھڑا ہے۔۔۔ارے نہیں تیرے علاوہ۔۔۔۔نہیں میرے علاوہ تو کوئی نہیں کیا؟؟؟آر یو شیور؟؟؟ ہاں بھائی حنزالہ کے ساتھ لسٹ میں نے ہی بنوائی تھی ہم نے تو کسی ارسالان کا نام نہیں ڈالا۔۔۔۔

دانیال ہلکی سی مسکراہٹ دباتے ہوئے کچھ سوچتا ہے۔۔۔۔

اچھا! تو واپس کب جا رہا ہے؟؟ یار جانا تو آج تھا مگر اس کا ولیمہ بھی تو نہیں چھوڑ سکتا تھا نہ ورنہ کچا چبا جاتا حنزالہ مجھے اب دیکھو تین چار دنوں تک جاتا ہوں۔۔۔

آہ اچھا اور گھر کب بولا رہا ہے جانے سے پہلے ارے آ جائیو تو کیا ہوا تیرا اپنا گھر ہے۔۔۔ سو چلے بھائی آ بھی جاوں گا ہاں ہاں آ جانا کوئی مصلح نہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر کل رات میں آتا ہوں آٹھ بجے تک ٹھیک ہے نہ؟؟ آ نہ ہاں ٹھیک ہے

۔۔۔امی کے ہاتھ کا کھانا کھاؤں گا میں بتا رہا ہوں۔۔۔ہاں ہاں ٹھیک ہے اور کوئی فرمائش؟ ہاں ایک ہے وہ تیرے گھر آ کر کروں گا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرا پورا گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا اور نور گلاب کے پھولوں سے سجے بیڈ کے بیچو بیچ بیٹھی ایک پری لگ رہی تھی وہ اس کا گھونگھٹ ہٹاتا ہے اور اس کے سفید خوبصورت مہندی سے بھرے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔۔۔

مجھے آج آپ پر بہت فخر ہوا نور جس طرح آپ سب کے سامنے پردہ کر کے آئیں مجھے بہت اچھا لگا یقین جانیں میری اپنی بھی دل سے خواہش تھی میری بیوی شریع پردہ کرتی ہو۔۔۔اور اللہ نے آپ کی وہ خواہش میرے ذریعہ پوری کروادی زیف وہ شرماتی ہوئی سر جھکائے اس کا جملہ پورا کرتی ہے۔۔۔

حنزالہ اپنی پوکٹ سے ایک لال رنگ کی خوبصورت ڈبیہ نکالتا ہے اور اس کے سامنے کرتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آنکھ اٹھا کر دیکھتی ہے اور بولتی ہے یہ کیا ہے زیف؟

آپ کے لیے چھوٹا سا تحفہ۔۔۔ارے اس کی کیا ضرورت تھی وہ مسکراتی ہوئی اس خوبصورت سی ڈبیہ کو کھولتی ہے اندر موجود چیز دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔۔۔

ی۔۔۔ہ۔۔۔۔یہ کیا ہے زیف؟؟؟رنگ وہ مسکراتا ہوا اس کی شکل دیکھ کر بولتا ہے
۔۔۔

" It's a diamond ring zaif "

So, what my darling??

کیا ضرورت تھی زیف اتنی مہنگی رنگ لینے کی ہششش وہ اسے چپ کرا کر باکس میں سے رنگ نکالتا ہے اور نور کے ہاتھوں میں پہنا دیتا ہے۔۔۔

رنگ کے اندر کی طرف زیف چندا لکھا تھا اور اس پر پرپل ڈائمنڈ نگ بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔۔۔۔

نور کی انگلیوں میں جانے کے بعد تو وہ رنگ اور حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

نور کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اپنے قریب کرتا ہے اور ان پر پیار بھرا بوسا دیتا ہے

زیف؟

جی چندا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا آپ میرے ساتھ دو نفل شکرانہ کے ادا کریں گے؟"

"جی کیوں نہیں میری بیگم۔۔۔۔"

وہ نور کا ہاتھ تھام کر بیڈ سے اتارتا ہے وضو کر کے نور حزالہ کی امامت میں شکرانے کے

نفل ادا کرتی ہے۔۔۔

نماز کے بعد نور حنزالہ سے ایک اور فرمائش کرتی ہے۔۔۔۔

""زیف مجھے چاند دیکھنا ہے۔۔۔۔

جی میری بیگم ضرور وہ مسکراتا ہوا نور کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ گیلیری میں لے جاتا ہے

۔۔۔

سامنے آسمان پر نور چاند کو دیکھ کر کسی چھوٹے بچے کی طرح خوش ہوتی ہے اور کہتی

ہے۔۔۔

"زیف آج تو پندرھویں کا چاند ہے اور مجھے یہ چاند بہت پسند ہے۔۔۔۔پندرھویں کا چاند پورا ہوتا ہے اور اس کی روشنی بھی بہت تیز ہوتی ہے۔۔۔اسی لیے میں ہمیشہ 15 تاریخ کا چاند ضرور دیکھتی ہوں وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنی دلی خواہش بتا رہی تھی ۔۔۔"

اچھا ایک منٹ نور اپنی آنکھیں بند کرو کیوں زیف ؟؟؟ارے کرو تو صحیح اچھا ٹھیک ہے وہ آنکھیں بند کر کے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کھولو اپنی آنکھیں۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولتی ہے سامنے حنزالہ کے ہاتھ میں خوبصورت سا وہی چاندی رنگ کا ڈریم کیچر تھا جسے دیکھ کر نور بہت خوش ہوتی ہے اور کہتی ہے زیف یہ آپ کو کہاں سے ملا؟؟

یہ مجھے جہاں آرا نے دیا تھا جب امی کو سب نے گھر سے نکال دیا تھا ان کے سمان کے ساتھ تو یہ جہاں آرا نے اپنے پاس رکھ لیا تھا اور مجھ تک آپ کی امانت کے طور پر بھجوایا تھا۔۔۔

بہت بہت شکریہ زیف وہ اس کے گلے لگ تے ہوے اس کا شکریہ ادا کرتی ہے اور وہ بولتا ہے اچھا اچھا اب آپ اپنی آنسوؤں کی ٹینکی مت بہانی شروع کر دینا وہ دانت نکال کر اسے چڑاتا ہے تو نور اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس کے سینہ پر مکہ رسید کرتی ہے۔۔۔

اور بولتی ہے اچھا اب آپ اسے یہاں بلکل سامنے لگا دیں تا کہ ہمیشہ فورن میری نظر سب سے پہلے اس پر اور پھر چاند پر پڑا کرے۔۔۔۔۔

وہ اس کی بتائی ہوئی جگہ ڈریم کیچر لٹکا دیتا ہے اور اسے خود سے قریب کر کے نور کے ماتھے پر اپنی محبت کی نشانی چھوڑتا ہے۔۔۔۔۔

صبح کے 7 بج رہے تھے تب وہ ناشتہ لگانے کچن میں آتی ہے اور سحر وہاں پہلے سے ہی موجود تھی۔۔۔

سحر مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔جی بھابھی بولیں؟

"مجھے بھی آپ کے مدرسہ جانا ہے سحر میں بھی تجوید کے ساتھ قرآن سیکھنا چاہتی ہوں اور اس کے علاوہ بہت سی دینی معلومات بھی حاصل کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

"جی جی بھابھی ضرور کیوں نہیں؟ مجھے تو بہت خوشی ہوگی آپ میرے ساتھ جائیں گی

اور میرے ساتھ ساتھ ہمارے اللہ کو بھی خوشی ہو گی کہ آپ اس کے دین کو پڑھنے اور سمجھنے کے لیے قدم اٹھا رہی ہیں۔۔۔۔"

تو ٹھیک ہے ہم آج سے ہی جائیں گے۔۔۔

بھابھی کل ہی تو آپ کا ولیمہ ہوا ہے آج آپ بھای کے ساتھ گھومیں ہم کل پرسوں سے چلے جائیں گے؟؟؟

نہیں سحر میں نے ویسے ہی بہت دیر کر دی ہے اپنے اللہ کا علم سیکھنے میں اب نہیں اور ویسے بھی مجھے گھومنے کا اتنا شوق نہیں۔۔۔۔

چلیں بھابھی جیسی آپ کی مرضی ہم تھوڑی دیر میں جائیں گے آپ تیار ہو جائیں ٹھیک ہے وہ خوشی خوشی واپس اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

آپ یہاں پر؟؟وہ اپنے چہرے پر نقاب کرتی ہوئی حیرانگی سے بولتی ہے۔۔۔

مہرین کو معلوم تو تھا آج ارسلان کا کوئی دوست آۓ گا مگر یہ نہیں معلوم تھا وہی رات والا لڑکا گھر آجائے گا۔۔۔

وہ تو باہر لان کی طرف ہاتھ میں کتاب لیے چہل قدمی کے لیے آئی تھی۔۔۔۔

سامنے سے اس لڑکے کو آتا دیکھ فوراً نقاب کرتی غصہ سے بھرے لہجہ میں بولتی آپ کو میرے گھر کا ایڈریس کس نے دیا؟؟؟؟

بس کیا بتاؤں۔۔۔۔جب دل کی دل سے راہ ہوتی ہے نہ تو انسان خود ہی پہنچ جاتا ہے
صحیح پتہ پر۔۔۔۔

بند کریں اپنی سو کالڈ چیپ رومینٹک باتیں وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی ہے۔۔۔

وہ لڑکا مہرین کی انگلی کو نیچے کرتے ہوئے بولتا ہے ابھی تو میں نے رومینٹک باتیں
شروع بھی نہیں کیں شرارتی مسکراہٹ مہرین کی طرف اچھالتا ہے وہ پاوں پٹختی غصہ
میں اندر کی طرف چلی جاتی ہے۔۔۔

ڈنر کے بعد سب صوفوں پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔دانیال اپنے ابو کو ساتھ لایا تھا
۔۔۔

اور بیٹا ارسلان آپ کی بہن کہاں ہیں؟ کھانے میں بھی ساتھ نہیں تھی۔۔۔

جی انکل اصل میں مہر و پردہ کرتی ہے تو جب بھی میرے کوئی دوست وغیرہ آتے ہیں تو سامنے آنے سے کتراتی ہے۔۔۔اچھا اچھا ماشاءاللہ بیٹا اچھی بات ہے۔۔۔۔

بہن آپ مجھے تو جانتی ہی ہیں میں دانیال کا والد ہوں ہمارا ماشاءاللہ بہت بڑا اپنا بزنس ہے اور اب تو ماشاءاللہ باہر کا بھی اور پاکستان کا بھی سارا بزنس میرا دانیال ہی سنبھال رہا ہے ۔۔۔جی ماشاءاللہ میں جانتی ہوں ارسلان نے بتایا تھا مجھے ماشاءاللہ بہت ہی اچھا بچہ ہے ۔۔۔

جی تو اب میں اس کی شادی کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا اور آج اسی سلسلہ میں آپ کے گھر ہم تشریف لائیں ہیں۔۔۔

میرے بیٹے کو آپ کی بیٹی بہت پسند آئی ہے کل شادی میں اسے دیکھا تھا۔۔۔۔ تو اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو ہم دونوں بچوں کا آپس میں نکاح کر دیں جلد سے جلد؟؟؟

آہ دیکھیں بھائی صاحب ماشااللہ آپ کا بیٹا بہت لائق ہے اور یہ ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے کہ اتنے اچھے گھر سے ہماری بچی کا رشتہ آیا ہے۔۔۔

مگر مجھے ایک دفع مہرین سے بات کرنی ہو گی۔۔۔

جی جی آپ بات کر کے آجائیں ہم مہرین بیٹی کا جواب سن کر ہی یہاں سے جائیں گے ۔۔۔

امی آپ بیٹھیں میں مہرین سے بات کر کے آتا ہوں۔۔۔۔

ارسلان مہرین کے کمرہ کے دروازہ پر دستک دیتا ہے۔۔۔جی آجائیں۔۔۔۔وہ مصروف سے انداز میں اندر آنے کا کہتی ہے۔۔۔

جی بھائی خیریت ؟مہرو میری بچی وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا پیار سے بولتا ہے۔۔۔

پاپا کے جانے کے بعد میں نے ہمیشہ تمہیں اپنی چھوٹی بہن نہیں بلکہ چھوٹے بچوں کی طرح پیار کیا ہے تمہاری ہو خواہش ہمیشہ میں نے پوری کی ہے۔۔۔میری پیاری بہن آج آپ کے بھائی اور امی نے آپ کے لیے ایک فیصلہ لیا ہے کیا آپ ہمارے فیصلہ پر غور کرو گی۔۔؟

جی بھائی آپ نے اور امی نے لیا ہے تو یقینن اچھا ہی لیا ہو گا آپ بولیں ؟؟؟

بیٹا میں آپ کا رشتہ اپنے دوست دانیال کے ساتھ کرنا چاہ رہا ہوں وہ اپنے ڈیڈ کے ساتھ

نیچے بیٹھا ہے اور سب کو صرف آپ کی ہاں کا انتظار ہے۔۔۔

وہ خالی خالی آنکھوں سے ارسلان کو دیکھتی ہے۔۔۔بھائی وہ فوراً اُس کے گلے لگ جاتی ہے۔۔۔ارسلان اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔۔۔

مہر وہ بہت اچھا لڑکا ہے اس کا اپنا بزنس ہے اور سب سے اہم بات وہ آپ کو پسند کرتا ہے اور اس نے میرے ساتھ اپنا سارا بچپن ساری جوانی گزاری ہے بہت پرانا دوست ہے میرا باہر سے پڑھ کر بھی آیا ہے کچھ عرصہ ہینڈسم ہے سمجھدار ہے بہت سی خوبیاں ہیں اس میں اسی لیے میں آپ کے سامنے یہ رشتہ لایا ہوں اگر ایسا نہیں ہوتا وہ تو میں کبھی آپ سے بات نہیں کرتا۔۔۔۔

مگر بھائی مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔۔

اچھا چلو پھر ہم رشتہ پکا کر دیتے ہیں اور میری شادی کے ساتھ آپ کی رخصتی کر دیں گے خوش؟؟

جی ٹھیک ہے بھائی۔۔۔مجھے منظور ہے۔۔۔

ارسلان خوشی سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔۔۔

اچھا بیٹا نقاب کر لو اٹھو دانیال کے ابو عابد انکل آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں آ جاؤ۔۔۔

مہرین کے اندر آتے ہی عابد بھائی خوش ہوتے ہیں ماشااللہ بہت ہی پیاری بچی ہے۔۔۔

دانیال کچھ سامان لے کر اندر آتا ہے اور عابد صاحب کو دیتا ہے۔۔۔

یہ لیں بیٹا آپ کے لیے ہماری طرف سے چھوٹا سا تحفہ۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں شکریہ کہتی ہے۔۔۔اور عابد صاحب مہرین کے سر پر ہاتھ رکھ کر ڈھیر ساری دعائیں دیتے ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ارسلان تیرے جانے سے پہلے اگر شادی کی ڈیٹ فائنل کر لیں تو؟ہاں ویسے مجھے شاید واپسی آنے میں کافی عرصہ لگ جائے۔۔۔۔

لیکن مہرین کی میں ابھی شادی کرنا نہیں چاہتا بس اگر تم چاہتے ہو تو ایک چھوٹا سا گیٹ ٹو گیدھر رکھ لیتے ہیں میرے جانے سے پہلے۔۔۔؟؟؟؟

مجھے مہرین سے نکاح کرنا ہے تیرے جانے سے پہلے۔۔۔۔

باقی رخصتی جب تم چاہو مجھے صرف نکاح میں انٹرسٹ ہے باقی کسی چیز میں نہیں

عابد صاحب بولتے ہیں چلیں پھر پانچ دن بعد ہم نکاح رکھ لیں؟؟

جی ٹھیک ہے----

اور کیسا رہا آج آپ کا پہلا دن؟ بہت اچھا مجھے بہت اچھا لگا اپنے اللہ کا دین سیکھ کر وہ دونوں گیلری میں بیٹھے اپنے ہاتھ میں چائے کا مگ پکڑے باتیں کر رہے تھے نور کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنے آج کے پہلے دن کی تفصیلات حزالہ کو جوش و خروش کے ساتھ بتا رہی تھی اور وہ اس کی یہ ایکسائٹمنٹ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا---

تبھی سحران کے کمرے میں آتی ہے بھائی بھائی وہ کیا ہوا گڑیا؟؟؟

وہ امی کیا ہوا امی کو؟؟؟ نور پریشانی سے پوچھتی ہے بھائی جلدی چلیں وہ بے ہوش ہو گئ

ہیں۔۔۔

ڈاکٹر میری امی کو کیا ہوا؟؟؟ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر نکلتے ہیں تو نور فوراً ان کی طرف بھاگتی ہے۔۔۔

" Sorry she is no more "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں امی،

ان کا کینسر لاسٹ اسٹیج پر تھا اسی لیے ہم کچھ نہیں کر سکے۔۔۔ کینسر۔۔۔۔۔ میری امی کو وہ سدمے سے بے ہوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔

آج امی کی تدفین رکھی ہے حنزالہ نور کے جاگتے ہی اسے تدفین کی اطلاع دیتا ہے مجھے امی کے پاس جانا ہے وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولتی ہے تھوڑا ارام کرلو نور ہم چلتے ہیں پھر، نہیں مجھے ابھی جانا ہے امی کے پاس۔۔۔۔

اس کے سامنے سفید کفن اوڑھے اس کی اپنی ماں لیٹی تھی اس کے باپ کا انتقال بھی ہو گیا تھا اور اب اس کی ماں بھی اس دنیا سے رو خست ہو گئی تھی۔۔۔ مگر اس بار اس کے دل میں ایک سکون تھا اس نے ان سب حالات کو اللہ کی رضا کے خاطر قبول کر لیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماں باپ سے بچھڑ جانے کا غم ایک طرف مگر اپنے رب کو ناراض کر کے وہ اس غم کو نہیں منانا چاہتی تھی اسی لیے اس نے اپنے رب کے فیصلہ پر صبر کیا اور اللہ تو صبر کرنے والوں کو بے حد پسند کرتا ہے۔۔۔۔

حنزالہ یار بات سن۔۔۔ہاں بولو کیا ہوا ارسلان؟؟

یار وہ مہرین کا رشتہ پکا کر دیا ہے اپنے دانیال سے اور دو دن بعد نکاح ہے انہوں نے پانچ دن کا کہا تھا اور پھر مجھے بھی تو واپس جانا ہے نہ میری چھٹیاں اپر ہو گئیں ہیں اب آگے نہیں بڑھوا سکتا میں۔۔۔۔

اگر تجھے اور بھابھی کو کوئی مسئلہ نہیں ہو تو میں مہرین کا نکاح اسی دن رکھ لوں جس دن طے پایا تھا میری مجبوری ہے مجھے امی اور مہرین سب کو ہی برا لگ رہا تھا ہم بھابھی کا غم بھول کر اپنی خوشی منا رہے ہیں۔۔۔۔

میں کیا کروں میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ارے ارے کیا ہو گیا کوئی بات نہیں یہ سب تو قسمت کے فیصلہ ہیں تم بتاؤ شادی کی تیاری میں میری مدد چاہیے ہو تو ہم سب ضرور آئیں گے۔۔۔

پکا نا دیکھ بھابھی ناراض نہ ہو جائیں؟؟ نہیں نور بہت سمجھدار ہے وہ ان سب باتوں کو سمجھتی ہے تم فکر نہ کرو میں لے آوں گا اسے بھی۔۔۔ چل شکریہ تیرا بہت۔۔۔

"مہرین بنت جہانزیب چوہدری آپ کا نکاح دانیال مرزا سے کیا جا رہا ہے آپ کو قبول ہے؟؟؟"

آج نور مہرین کے برابر بیٹھی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دے رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی قبول ہے۔۔۔۔۔

سب بہت خوش ہو کر ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔۔۔۔

سحر اور نور مل کر اس کے سر سے گھونگھٹ ہٹاتی ہیں اور مل کر مہرین کے گلے لگ کر مبارک باد دیتی ہیں۔۔۔

وہ دونوں اس کے سر پر گھونگھٹ ڈالتی ہیں اور اسے کمرے میں شیشہ کے سامنے کھڑا کر کے کمرے سے باہر نکل جاتی ہیں۔۔۔

وہ کمرے کا دروزاہ بجاتا اندر آتا ہے۔۔۔یار کیا ہے مہرین اور نور بھابھی کیوں کھیل رہے ہیں آپ دونوں میرے ساتھ۔۔۔۔وہ چڑچڑی ہوئی حالت میں اپنے چہرہ سے گھونگھٹ ہٹاتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اچانک دانیال کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے تو چپ ہی لگ جاتی ہے۔۔۔۔

سفید کرتا شلوار پر gray رنگ کے واسٹ کوٹ پہنا بالوں کو جیل سے اچھی طرح جمائے اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

مہرین ہلکے کام کی gray رنگ کی سیدھی کمیز اور نیچے دو پائنچوں والا ہم رنگ پجامہ

پہنی تھی ہم رنگ دوپٹہ کو ایک بازوں پر رکھے دوسرے لال رنگ کے دوپٹہ کو سر پر ٹکاے شرماتی ہوئ سر جھکاے کھڑی تھی۔۔

دانیال مہرین کے چہرے کو اپنی طرف کرتا ہے مہرین اپنی بڑی بڑی gray رنگ کی آنکھوں سے پہلی دفع اسے سر اٹھا کر دیکھتی ہے وہ سچ میں بہت ہینڈ سم تھا اور اس کی براون رنگ کی آنکھیں تو مہرین کے دل کو اپنی طرف کھینچنے کے لیے کافی تھیں۔۔۔

اور بغیر کچھ بولے مہرین کو اپنے سینے سے لگاتا ہے۔۔۔ محرم رشتہ آپ کو کس طرح سکون دیتا ہے اس بات کا اندازہ آج اسے ہو گیا تھا۔۔۔ آخر کو آج مہرین کی زندگی میں بھی دانیال آگیا تھا اس کا اپنا محرم۔۔۔

سفید احرام باندھے وہ نور کے ساتھ اپنے رب کے در پر شکرانے کا سجدہ ادا کر رہا تھا

سفید آباے میں خود کو ڈھانکے وہ سجدہ سے اٹھتی ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لیے اٹھا کر اپنے رب کا ڈھیروں شکر ادا کرتی ہے اس نے تو خود کو اس قابل بھی نہیں سمجھا تھا کہ اس کا رب کبھی اسے اپنے در پر بلاے گا ہاں مگر اس کے دل میں اپنے رب کا گھر دیکھنے کی چاہت موجود تھی اور یہ صرف اس کا اللہ ہی جانتا تھا۔۔۔

نور کی یہ خواہش اس کے رب نے اس کے محرم کے ذریعہ پوری کری۔۔

نم آنکھوں کے ساتھ نور کو وہ لمحات یاد آے جب حنزالہ نے اسے عمرہ پر جانے کی خوشخبری سنائی تھی وہ آنکھیں بند کر کے ان لمحات کو یاد کرتی ہے۔۔۔

نور۔۔۔۔نور کہاں ہو؟؟ بھائی بھابھی کچن میں ہیں آج آپ کے لیے بہت مزے

مزے کے کھانے بنا رہی ہیں۔۔۔

اچھا گڑیا وہ فورن کچن کی طرف بھاگتا ہے اور نور کے پاس جا کر رو کتا ہے اور کہتا ہے

۔۔۔

I have a surprise for you my wify (;

I have too my hubby (;

(وہ بھی اسی کے انداز میں بولتی ہے)

چلیں بیگم صاحبہ آپ پہلے بتا دیں۔۔۔۔

اچھا پہلے آنکھیں بند کریں۔۔۔لو بھئی کر لی اب بتاو؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتی ہے اور اس کے قریب جاتی ہے۔۔۔۔"ارے تھوڑا سا جھکے توں اتنے لمبے ہیں آپ وہ منہ بناتی ہوئی بولتی ہے تو حنزالہ مسکراتا ہوا اسے اپنی گود میں اٹھالیتا ہے اور کہتا ہے چلو اب بتا بھی دو کیا سرپرائز ہے؟؟؟"

نور حنزالہ کے کان کی طرف اپنی پیاری دھیمی سی آواز میں شرماتی ہوئی بولتی ہے

"آپ پاپا بننے والے ہیں۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولتا ہے کیا؟؟دوبارہ بولنا؟؟؟"آپ ہمارے کیوٹ سے بے بی کے ڈیڈی بننے والے ہیں۔۔۔۔"

وہ نور کو اٹھائے خوشی کے مارے گول گول گھومتا ہے۔۔۔بس بسسس چکر آجائیں گے مجھے تو وہ فورن روک جاتا ہے اور اسے نیچے اتار کر پیار بھرا بوسا اس کے ماتھے پر دیتا

ہے۔۔۔۔

اچھا اب آپ بتائیں کیا سرپرائز تھا؟؟

ہمم یہ دیکھو وہ ایک سفید کاغذ اس کے ہاتھ میں پکڑاتا ہے۔۔۔۔ یہ کیا ہے زیف؟ کھولو اسے۔۔۔۔ یہ کہاں کے ٹکٹس ہیں؟؟

ہم پرسوں عمرہ پر جارہے ہیں کیا؟ سچی۔۔۔۔مچی۔۔۔۔

وہ اس کے گلے لگتی ہے اور روتے ہوے اس کا اور اپنے رب کا شکریہ ادا کرتی ہے آج اس کے گھر میں پورے تین مہینے بعد دو بڑی خوشیاں آئیں تھیں وہ اس دن کو کبھی چاہ کر بھی نہیں بھول سکتی۔۔۔۔

آنکھیں کھولتی ہے تو اس کا چہرہ آنسوں سے بھیگا ہوا تھا مگر آج یہ آنسوں خوشی کے آنسوں تھے۔۔۔

وہ آج پھر اس کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو اپنی انگلی کی پوروں سے صاف کرتا ہے وہ جانتا تھا کہ آج اس کی آنکھوں سے گرنے والے آنسوں کسی کی یاد میں نہیں بلکہ

اپنے رب سے ملنے کی خوشی میں بہہ رہے ہیں۔۔۔ مگر نور کے آنسو تو چاہے خوشی میں گریں یا غم میں اس کے دل پر تیر کی طرح برستے تھے۔۔۔۔

یہی تو قسمت نور کی اس سے جس نے بھی محبت کی جی جان لوٹا کر محبت کی اب وہ چاہے اذلان کی محبت ہو یا حنزالہ کی بس حنزالہ کی محبت میں فرق یہ تھا کہ وہ اللہ کی طرف سے اسے تحفہ میں ملہ تھی اللہ کی رضامندی سے ان کا یہ رشتہ بنا تھا۔۔۔۔اور رب کے کیے گے فیصلوں سے کسے سکون نہیں ملتا؟؟

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews